Who is this Melchisedec?

ملک صدق کون ہے؟

1 آیئے دعا کے لیے اپنے سروں کو جھکائیں۔ پیارے آسمانی باپ، ہم ''فقط ایمان رکھو'' کا گیت سنتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے وعدوں کو میراث میں لینے کے لیے فقط یہی کرنا ہے کہ ان وعدوں پر ایمان لائیں۔ کیونکہ لکھا ہے ''ایمان رکھنے والوں کے لیے سب کچھ ممکن ہے'' جیسا کہ ہم اس مرگی زدہ بچے کے باپ کی طرح چلاتے ہیں کہ ''اے خداوند میری بے اعتقادی کا علاج کر!...'' تیری عظیم قدرت کے لیے تیرے عظیم مکاشفہ کے لیے جو ان آخری دنوں میں تو نے ہمیں دیا ہے، ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ یہ جان کر ہم نہایت خوش اور شادمان ہو جاتے ہیں کہ ہمارا میل زندہ خدا کے ساتھ ہو گیا ہے جو اسے طبعی اور مادی ثبوتوں کے ساتھ ثابت کر رہا ہے جس طرح اس نے گزشتہ زمانوں میں کیا اور اس زمانہ کے لیے جس طرح وعدہ کر رکھا تھا ہمارے خدا، ہم تیرے نہایت شکرگزار ہیں۔ اس تاریک زمانہ میں جب کوئی سمجھ نہیں پا رہا کہ اسے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے، ہم نہایت خوش ہیں کہ ہم نے محفوظ مقام پا لیا ہے، اور وہ یہ کہ ہمیں واپس چلنا چاہیے۔ اب اے خداوند، جبکہ ہم تیرے کلام کی گفتگو کریں گے تو آج رات تو ہمیں برکت دے۔ اور جو وعدے ہمیں عطا کیے جائیں انہیں ہم غذا کی طرح دل میں لیں اور تعظیم کے ساتھ انہیں سنبھال رکھیں اور حقیقی الٰہی

طریق سے ان پر عمل پیرا ہوں۔ یسوع مسیح کے نام میں ہم یہ مانگتے ہیں۔ آمین۔

4 اوہ، یہ عقیدت کا تحفہ؟ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ یہ کون لایا تھا؟ میں منتظم سے بات کر رہا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ میرے لیے عقیدت کا ایک تحفہ لایا ہے۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں۔ خدا جانتا ہے کہ میں اس مقصد کے لیے کبھی نہیں آتا۔ آپ کا شکریہ۔ خداوند آپ کو برکت دے۔ مجھ سے جو کچھ ہو سکا میں کروں گا۔ میں اسے دیگر ممالک میں خدمت کے لیے استعمال کروں گا، تاکہ مجھے معلوم ہو کہ یہ خدا کی بادشاہی میں جائے گا۔ اگر خداوند کی مرضی ہوئی تو میں خود اسے لے کر دوسرے ممالک میں جاؤں گا اور وہاں انجیل کی یہی باتیں سناؤں گا جو اس ہفتہ کے دوران آپ نے سنی ہیں۔ پھر میں جانتا ہوں یہ وہاں بھی اسی طرح قبول کی جائیں گی جیسے آپ نے ایمان رکھا۔ خدا اس کام میں میری مدد فرمائے اس ہفتہ کے دوران آپکی بہت بڑی حاضری کے لیے میں آپ کا شکر گزار ہوں، اور ان سب لوگوں کا بھی جو آج رات پھر ٹیلی فون کی تاروں کے ذریعے یہاں رابطہ کیے ہوئے ہیں۔ ہم آپ میں سے ہر ایک کے شکر گزار ہیں۔

6 بلی نے آج صبح مجھ سے کہا "ڈیڈی، اگر آج صبح طلوع آفتاب کے بعد میرے ساتھ آتے اور ان سب جگہوں پر ٹھہر کر دیکھتے کہ کس طرح مائیں اپنے بچوں کو کاروں میں بیٹھی خوراک دے رہی تھیں اور بیچارے لوگ کس طرح دروازوں کے کھلنے کے انتظار میں بارش میں کھڑے تھے...." آپ سمجھتے ہیں کہ اگر میں آپ کو سچائی کے علاوہ کچھ اور بتاتا تو میں ریاکار ہوتا؟ میں یقیناً ایک غیر حقیقی شخص ہوتا۔ بعض اوقات میں آپ کو صدمہ پہنچاتا ہو

ں لیکن چونکہ میں کبھی ایسا نہیں چاہتا اس لیے صدمہ پہنچانے والا میں نہیں بلکہ یہ سچائی ہے۔ لیکن میں آپ کے یہاں آنے کا سبب یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ میں آپ کے ساتھ انتہائی مخلص ہوں اور آپ کی مدد کی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں۔ خدا آپ میں سے ایک کی مدد فرمائے۔

7 اور اب میں لوگو کے اچھے تعاون کے لیے ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور اس شہر کے لوگوں کا بھی جنہوں نے اس سکول کا سماعت خانہ اور میدان ہمیں کرایہ پر دیا۔ اگر افسران یہاں موجود ہیں تو میں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہاں کے محافظ تھرسٹن کولوین کے اس جگہ کے حصول میں تعاون و امداد کے لیے اور ہر روز یہاں ان کی موجودگی کے لیے بھی ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ہم جیفرسن ویل کی پولیس کے بھی شکرگزار ہیں جس نے بہت کم اجرت پر یہاں آنے اور دیکھ بھال کرنے میں تعاون کیا۔ میرا خیال ہے کہ پولیس کو تقریباً دو ڈولر فی گھنٹہ کے حساب سے دیئے گئے ہیں تا کہ وہ یہاں کا روں کو پارک کرانے اور نظم وضبط کو درست رکھنے کے لیے یہاں اضافی ڈیوٹی کریں۔ ہم اس کے لیے لوگوں کے مشکور ہیں۔ اور بورڈ کے انجینئر کے بھی شکرگزار ہیں جیسے میں نے یہاں دیکھا ہے اور اس سے متعلقہ تمام لوگوں کے تہہِ دل سے مشکور ہیں۔

9 میں آپ سب کے تحائف کے لیے آپ میں سے ہر ایک کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔بلی آج سہ پہر کو میرے پاس وہ تحفے لایا، مٹھائیاں اور کئی قسم کی چیزیں تھیں جو اکثر ڈبوں میں بند تھیں ۔ان میں سے ایک میں مسیح کی تصویر بنا کر اسے با برکت چیز بنایا گیا تھا۔ یہ پہاڑی وعظ کا منظر تھا۔ یہ چیز یقیناً خوبصورت تھی۔ میں پورے دل سے آپ کا مشکور ہوں

اتنی باتیں ہیں کہ میری سمجھ میں نہیں آرہا میں آپ کا کس طرح شکریہ ادا کروں۔ان عبادات کا مالی بوجھ اٹھانے پر ہم تہہِ دل سے آپ کے شکر گزار ہیں۔خدا آپ سب کو بے حد برکت دے۔

بلی بتا رہا تھا بہت سے لوگ اس دوران شخصی گفتگو کے لیے کہتے رہے ہیں

۔بہت سے لوگ چھوٹے بچوں کی مخصوصیت کرانے کے لیے کہہ رہے تھے۔اوہ، میں اِس کام کو بہت پسند کرتا ہوں۔لیکن آپ جانتے ہیں کہ جب میں اس وقت آتا ہوں تو مجھے سارا وقت اِس کلام کے مطالعہ اور دعا میں ٹھہرنے پر صرف کرنا پڑتا ہے تاکہ میں اِن پیغامات کو تیار کرسکوں۔دیکھئے کہ یہ پیغامات ہمارے لیے غیر معمولی ہیں کیونکہ میں خدا کی مرضی معلوم کر کے پھر ان باتوں کو بیان کرتا ہوں اور جب بہت سی باتیں اکٹھی ہو جائیں تو خدا سے دریافت کرتا ہوں کہ کون سی بات کھولی جائے۔

11 اب اگر خداوند کی مرضی ہوئے تو جونئ ہمیں کوئی اور دن ہم بہت جلد واپس آہیں گے۔میں نے

ایسٹر کے متعلق کچھ بات کی تھی۔لیکن میں اسے منسوخ کرنا بہتر سمجھوں گا انہی دنوں کے لئے کیلیفورنیا

میں عبادات کی فہرست ملی ہے،اس لیے دہ دوقت مقرر کرنا درست نہ ہوگا۔البتہ جب ہم اس مقدس

میں داپس آرہے ہوں گے تو آپ کو کارڈ بھیج کر دن اور وقت سے مطلع کریں گے۔بیماروں

پر دعا کرنے

کے لئے میں پھر کوئی وقت مقرر نہ کر سکا لیکن آئندہ عبادات میں شاید ایسا ممکن ہو۔ ہم ایک بھی ایسی عبادات نہیں کر سکے کہ ہم بیماروں کو آگے بلاتے اور ان کے لئے دعا کرتے۔ ہم انہیں باہر ہی بھیجتے رہے ہیں۔ اور بھائی لیع ویل اور دیگر بھائی منادی کرتے رہے ہیں۔ یہ دوسرے بھائی اور بیماروں کت لئے دعا اور لوگوں کو پانی کا بپتسمہ دیتے رہے ہیں۔ اور یوں انہوں نے مجھے صرف کلام کے لئے آزاد کئے رکھا۔ ہم ان بھائیوں کے مشکور ہیں۔ ان کا یہ اقدام بڑا حوصلہ مندانہ ہے۔

13 یہاں بہت سے دوست ہیں جن سے میں ملنا چاہوں۔ میں نے نگاہ کی اور مجھے جان اور ارل نظر آئے ہیں۔ اور یہاں بھائی لیع ویل بھی ہیں جو ان عبادات کے منتظمین میں سے ہیں۔ اس کے علادہ بھائی رائے بورڈرز بھی ہیں۔ میں ان بھایئوں کے ساتھ مصافحہ کے علاوہ کچھ نہیں کر سکا۔ مجھے کوئی السیا موقع نہیں مل سکا۔ مجھے کینٹکی سے اپنے کچھ دوستوں، یہاں پر کے دوستوں، اور خادم بھائیوں کا خیال بھی ہے۔ میں ان کے ساتھ ہاتھ ملانا پسند کروں گا۔ میں نے اگلے روز بھائی بلیر کو بھی یہاں دیکھا تھا۔ بہت سے اور بھائی بھی ہیں جن سے میں پیار کرتا ہوں اور وہ بہت سی عبادات میں شرکت کر چکے ہیں لیکن مجھے ان کے ساتھ ہاتھ تک ملانے کا موقع نہیں ملا۔ اایسی نہیں ہے کہ میں کسی سے ملنا نہیں چاہتا بلکہ وجہ یہ ہے کوئی وقت ہی نہیں نکل سکا۔ میں بہت جلدی میں رہا ہوں۔

14 بچوں کی مخصوصیت یقیناً ہونا تھی، خیال تھا کہ میرا اپنا پوتا بھی یہیں مخصو

صیت حاصل کرے گا۔ میں ننھے ڈیوڈ کے لئے وقت نہ نکال سکا میں دوسری بار دادا بن گیا ہوں۔ کیا مسٹر مے آج یہاں ہیں، انہوں نے مجھے ایک چھڑی دی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ جلد ہی مجھے اس کا استعمال شروع پڑے گا۔

میں نے بلی سے کہا ''بائبل نے کہا تھا کہ بڑھو اور پھلو اور زمین کو معمور کرو، لیکن اس کی ساری ذمہ داری صرف تمہی کو نہیں دے دی گئی'' اور یہ پوتے بڑی جلدی جلدی ہو گئے ہیں ۔یادرکھے کہ میری بہو شروع سے بانجھ تھی، اس کے ہاں اولاد پیدا نہ ہوسکتی تھی۔ ایک دن ایک عبادات کے بعد خداوند نے میرے ساتھ کلام کیا اور کہا '' تیرے ہاں بیٹا پیدا ہو گا۔ خداوند نے تجھے برکت دی ہے۔ تیری زنانہ تکلیف خاتمہ ہو گیا ہے'' اور اس کے نو ماہ بعد ننھا پال پیدا ہوا۔

16 اس بچے کے وجود میں آنے سے دو ماہ پیشتر، میں ایک صبح میز پر بیٹھا ناشتے میں مصروف تھا، لوئس کو گلابی یا نیلے رنگ کے کمبل میں لپٹے ہوئے ایک بچے کو دودھ دیتے ہوئے دیکھا اور بلی دوسرے کونے میں بیٹھا چھوٹے پال کو خوراک دے رہا تھا۔ میں نے کہا ''بلی، میں نے ابھی ایک رویا دیکھی ہے کہ لوئس نیلے کمبل میں لپٹے ایک بچے کو دودھ پلا رہی تھی''، بلی نے کہا ''میرے شکار پر جانے کے دن ہیں اب سے ٹھیک نو ماہ بعد کا مسلہ ہے ۔اس کے گیارہ ماہ بعد ننھا ڈیوڈ پیدا ہوا اور میں ابھی تک اسے خداوند کے لیے مخصوص نہیں کر پایا اور ہماری واپسی تک ہو گا بھی نہیں۔ پس آپ معاملہ سمجھ سکتے ہیں۔

17 میں لوگوں کو اور ان کی رفاقت کو بہت پسند کرتا ہوں۔ لیکن ہمارے دیگر

بھائی کے لئے دعا کرتے رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کامیابی ہے۔ ہم ہر رات بیماروں کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ ہم سب مل کر ایک دوسرے پر ہاتھ رکھتے تھے اور یوں مقصد حاصل ہو جاتا تھا۔ لیکن اگر خداوند کی مرضی ہوئی تو آئندہ واپسی پر میں آپ کو بھیجے جانے والے کارڈ پر نشاندہی کرونگا۔ دو یا تین دن بیماروں پر دعا اور اس مد میں تمام انتظامات کے لئے دو یا تین دن مخصوص کروں گا۔

18 اب میں لوگوں کی امداد کے لئے ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں آج صبح والے پیغام کے متعلق ایک خیال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بلاشبہ میں اسے مکمل طور بیان نہ کر سکا لیکن میرا خیال ہے کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ کبھی سمجھ نہ سکیں گے کہ اس کا بیان کرنا میرے لئے کیسا تھا۔ اب آپ کو یہ بات بڑی سادہ لگ رہی ہے لیکن کیا آپ کو علم ہے کہ آپ کیا کر رہے ہوتے ہیں؟ کسی نبوت کو بیان کرتے ہوئے آپ کو خدا کی جگہ کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ اور میرے کچھ کہنے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی جواب حاصل کرنا چاہئے تھا۔ خدا کو نیچے آنا پڑا، اس نے خود کو ظاہری شکل میں دکھایا اور مکاشفہ دیا۔ اس لئے یہ پیغام کلیسیا کے لئے تھا۔ یاد رکھے کہ میں نے کہا تھا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں کلیسا کے لئے ہے۔ اس لئے آپ اعتماد کے ساتھ جان سکتے ہیں کہ یہ وہی خدا تھا جس نے مجھے اس جگہ جہاں کوئی گلہری نہ تھی، مجھ سے کہا "بول اور کہہ اور وہ وجود میں آجائیں گی" اور ٹھیک تین مرتبہ ایسے ہی ہوا۔ اگر خدا اپنے اسی کلام سے اس چیز کو وجود میں لا سکتا ہے جو موجود نہ ہو تو عدالت کے دن اس کلام کی گرفت کیسی مضبوط ہوگی۔ سمجھے؟ لوگ ان ظہورات کو دیکھنے کے

لئے موجود تھے اور وہ جانتے ہیں کہ جیسے گزرے دنوں میں پُولس نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ اور آدمی موجود تھے جنہوں نے زمین لرزتی محسوس کی، آگ کے ستون کو دیکھا لیکن کوئی آواز نہ سنی۔

21 یہ میرے لئے تو بہت فائدہ مند رہا جب یہ پورا ادا ہوا تو میں نے شوہروں اور بیویوں کو دیکھا جنہیں میں جانتا ہوں کہ وہ حقیقی مسیحی ہیں، وہ باہم گلے لگ لگ کر رو رہے تھے۔عزیزو، سنئے، خدا اپنے کلام کے درست ہونے کو نشانوں اور ظہوروں سے ثابت کرتا ہے۔فرمودہ کلام....

اب یاد رکھیئے کہ جو روشنی اس بادل کے اندر تھی اسی نے یہ مکاشفہ دیا میری چھوٹی بیٹی سارہ بتا رہی تھی کہ آری زونا کا سکول اوپر صاف وشفاف آسمان کو دیکھ رہا تھا اور پہاڑ پر اس پر اسرار بادل کو بھی عنبریں آگ کے ساتھ جو اس کے اندر جل رہی تھی دیکھ رہا تھا۔اساتذہ نے کلاسیں اور پورے سکول کو سامنے کی طرف لے آئے، استاد نے کہا ''کیا آپ نے کبھی ایسی چیز دیکھی ہے؟ ذرا اس طرف دیکھو'' یاد رکھئے یہ وہی عنبریں روشنی تھی جو چٹان پر بھی تھی۔سمجھے؟ پس یہ وہی خدا اور وہی مکاشفہ ہے۔خداوند نے کہا ''انہیں یوں کرنے کو کہہ'' یعنی وہی کچھ جو آج صبح میں نے آپ کو بتایا ہے۔

23 اگر میرا پیارا دوست بھائی رائے رابرسن ٹیوسان میں سن رہا ہو تو، بھائی رائے آپ کو یاد ہوگا کہ ایک دن جب ہم پہاڑ پر تھے تو آپ نے ایک رویا دیکھی تھی؟ آپ مجھ تک آئے اور وہ بادل چوٹی پر موجود تھا؟ میں چلتا ہوا نیچے آیا، آپ کو علم ہے کہ خدا نے آپ

سے کیا کہا تھا، ایک دن میں نے آپ کو گھر میں بتایا تھا؟ بھائی رائے ، یہ وہی بات ہے۔ بیٹا اب گھبراو نہیں ، یہ بات پوری ہو چکی ہے۔

آپ پوری طرح نہیں جانتے کہ اس کا کیا مطلب ہے یہ خدا کا فضل ہے۔ خدا اپ سے محبت کرتا ہے۔ آپ اس سے محبت کرتے ہیں۔ عاجزی کے ساتھ اس کی خدمت کیجئے اور اپنی عمر بھر اس کی پرستش کیجئے۔ خوشی منایئے اور جیسے ہیں ویسے ہی اپنی زندگی کو قائم رکھئے۔ اگر آپ خوش ہیں تو اپنی بیوی یا خاوند کے ساتھ قائم رہیں۔ اب اس طرح کی غلطی دوبارہ نہ کرنا۔ اپنے خاوند یا بیوی کے ساتھ زندگی گزاریئے ، خدا نے آپ کے اوپر فضل کیا ہے۔

25 اب کلام میں داخل ہونے سے پہلے میں دوبارہ دعا کرنا چاہتا ہوں۔ کتنے لوگ میرے لئے دعا کریں گے؟ میں ایک کے بعد دوسری عبادت میں مسلسل شامل ہوتا رہا ہوں۔ کیا آپ دعا کریں گے؟ آپ جانتے ہیں کہ کلام کی بات شروع کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ ہم سب مل کر ایک گیت گائیں۔ خدا سے صرف یہ جاننے کے لئے کہ.... ہم تھوڑا سا وقت پرستش کریں گے۔ کیا آپ نے یہ چھوٹا سا گیت کبھی سنا ہے؟ ’’وہی تمھارا محافظ سدا؟‘‘ دھوپ اور غم میں وہی ہمیشہ آپ کا محافظ ہے۔ ایک چھوٹی سی خاتون پیانو بجانے کے لئے آ رہی ہے۔ میں اس خاتون کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے علم نہیں تھا کہ یہ کون ہے؟ یہ ڈیکن کی بیٹیوں میں سے ہے۔ یقیناً یہ بھائی ویلر کی بیٹی ہے، اب وہ کافی بڑی ہو گئی ہے۔ کچھ ہی عرصہ پہلے وہ چھوٹی سی تھی اور میرے گھٹنوں پر بیٹھی تھی اور اب وہ نو جوان

عورت بن گئی ہے۔ میں یقیناً اس کا مشکور ہوں کہ اس نے اپنی صلاحیتوں کو موسیقی کے لئے استعمال کیا ہے اور اب وہ بہت پیارا بجاتی ہے۔ بہن کیا آپ میرے لئے دھن بجائیں گی؟

اب ہم سب مل کر گائیں گے:

وہی تمھارا محافظ سدا

وہی تمھارا محافظ سدا

دھوپ ہو یا کہ ہو سایہ

وہی تمھارا محافظ سدا

آپ اسے پسند کرتے ہیں۔ آیئے دوبارہ مل کر گائیں۔

وہی تمھارا محافظ سدا

وہی تمھارا محافظ سدا

دھوپ ہو یا کہ ہو سایہ

وہ آپ کا محافظ ہے۔ بھائی ڈاچ وہ آپ کا بھی محافظ ہے۔

کیا آپ اس سے محبت نہیں کرتے؟ آیئے اب اپنے سروں کو جھکائیں، 27
پیارے رحیم باپ، لوگوں کی توجہ کے لئے اور آج صبح کے پیغام کے متعلق تھوڑی سی باتیں ہو ئی ہیں، اور لوگ انہی کو سننے کی غرض سے آتے ہیں۔ اے خدا، میری دعا ہے کہ لوگوں کو دیکھا کہ خدا ان سے محبت کرتا اور ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اس بات کا بیان کرنے والا میں نہیں تھا، بلکہ خداوند یہ منکشف کیا گیا کہ یہ سچائی تھی۔ پس اے خدا، میری دعا ہے کہ تیری محبت لوگو

ں کے درمیان قائم رہے۔آج رات ہم اس عبادت کے بعد جدا ہو کر اپنے گھروں کو چلے جائیں گے،تو خداوند ہمارے درمیان مزید گہرا تعلق پیدا ہو جائے۔خداوند میری دعا ہے کہ تو ان لوگوں کو برکت دے۔اب جب کہ ہم دعا میں کلام حاصل کریں ، تیرا تحریر شدہ کلام حاصل کریں تو ہماری دعا ہے کہ تو اس تحریر شدہ کلام کو لے کر آج رات ہمارے لئے اس زندہ کلام بنا دے۔اورآج رات جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنے اپنے گھروں کو جانے کے لئے اس عمارت سے نکلیں تو شائد ہم ان آدمیوں کی طرح ہی کہیں جو اماؤس سے آئے تھے ،وہ سارا دن اس کے ساتھ چلتے رہے لیکن اسے پہچان نہ سکے۔لیکن جب وہ انہیں کمرے کے اندر لے گیا اور دروازے بند تھے تو اس نے بالکل وہی کام کیا جو اس نے مصلوب ہونے سے پہلے کیا تھا۔اس سے وہ جان گئے کہ مسیح دوبارہ زندہ ہو گیا ہے۔خداوند آج تو پھر اسی طرح کر۔بخش دے کہ جب دروازے ابھی بند ہیں اور تیرا یہ چھوٹا سا گلہ تیرے انتظار میں بیٹھا ہے۔اور باپ ، جب ہم اپنے گھروں کو جائیں اسی طرح کہیں جیسے انہوں نے کہا تھا کہ ''جب وہ راستہ میں ہم سے باتیں کرتا تھا تو کیا ہمارے دل جوش سے نہ بھر گئے تھے؟'' خداوند ہم اپنے آپ کو پورے طور پر تیرے ہاتھوں میں دیتے ہیں۔ہمارے ساتھ وہی کر جو تجھے مناسب دکھائی دے۔یسوع کے نام میں ۔آمین۔

29 آیئے جلدی سے عبادت کی طرف دھیان دیں۔میرے ساتھ عبرانیوں کے خط کی طرف آیئے۔اگر خداوند کی مرضی ہوئی تو

تھوڑی دیر تک ہم پیغام (message) کا ایک اور مکاشفہ آج رات حاصل کریں گے۔

ہم عبرانیوں 7 باب کی پہلی تین آیات کی تلاوت کریں گے اور پھر ان پر کچھ خیال آرائی کر یں گے۔ ہم نہیں جانتے کہ خداوند کیا کرے گا۔ ہم یہ نہیں جانتے۔ جو کام ہمیں کرنے چا ہئیں وہ یہ ہیں کہ ایمان رکھیں، جاگتے رہیں اور دعا کریں۔(کیا یہ سچ ہے؟) اور یہ ایمان ر کھیں کہ سب چیزیں مل کر اس سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں، کیونکہ یہ اس کا وعدہ ہے:

اور یہ ملکِ صدق، سالم کا بادشاہ، خداتعالےٰ کا کاہن ہمیشہ کاہن رہتا ہے۔ جب ابراہام بادشاہوں کو قتل کر کے آتا تھا تو اسی نے اس کا استقبال کیا اور اس کے لئے برکت چاہی۔ اسی کو ابراہام نے سب چیزوں کی دہ یکی دی۔ یہ اول تو اپنے نام لے معنی کے موافق راستبازی کا بادشاہ ہے اور پھر سالم یعنی صلح کا بادشاہ۔(آیئے اس کے آگے بھی پڑھیں) یہ بے باپ، بے ماں، بے نسب نامہ ہے۔ نہ اس کی عمر کا شروع نہ اسکی زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔

30 اس شخص کی عظمت کے متعلق سوچیئے کہ یہ کتنا عظیم شخص ہوسکتا ہے۔ اور اب سوال یہ ہے کہ ''یہ شخص کون ہے؟'' علماء مختلف نظریات بیان کرتے رہے ہیں چونکہ ساتوں مہریں کھل چکی ہیں۔ پر اسرار کتاب جو ہمارے لئے پراسرار رہی ہے، مکاشفہ 10:1-7 کے مطابق تمام بھید اس کتاب میں اصلاح کاروں کے زمانوں میں پوشیدہ رہے ہیں وہ ساتویں کلیسیائی زمانہ کے فرشتہ کے وسیلہ منظرِ عام پر لائے جائیں گے۔ کتنے لوگ جانتے ہیں کہ یہ درست ہے؟ یہ بالکل درست ہے۔ اس پراسرار کتاب کے تمام بھید لو دیکیہ

کی کلیسیا کے فرشتہ پر ظاہر کرنے کے لئے تھے۔

یہ دیکھتے ہوئے کہ اس شخص اور اس مضمون پر بہت اختلاف الرائے پایا جاتا ہے، میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ہم یہ کھوج لگائیں کہ یہ شخص کون ہے۔اس ضمن میں مختلف آراء ہیں ۔ان میں سے ایک نظریہ کے مطابق یہ محض فرضی شخصیت ہے، یہ حقیقی شخص نہ تھا۔ جب کہ دوسرے کہتے ہیں کہ یہ کہانت تھی،ملکِ صدق کے طور پر کہانت ۔ یہ بات زیادہ قریب العقل معلوم ہوتی ہے بہ نسبت دوسرے نظریہ کے، کیونکہ یہ کہاتے ہیں کہ یہ کہانت کا سلسلہ تھا۔ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ چوتھی آیت کہتی ہے کہ یہ ایک شخص، ایک آدمی تھا۔پس شخص ہونے کے لئے اسے ایک سلسلہ نہیں بلکہ شخصیت یعنی آدمی ہونا چاہیے تھا۔

32 پس وہ محض سلسلہء کہانت یا افسانہ نہیں بلکہ ایک شخص تھا،اور شخص ابدی ہوتا ہے۔اگر آپ غور کریں تو اس کا کوئی باپ تھا نہ ماں، نہ کوئی اس کی زندگی کے آغاز کا وقت اور نہ ہی اختتام کا،اور وہ جو کوئی بھی تھا، وہ آج رات تک بھی زندہ ہے کیونکہ بائبل یہاں کہہ رہی ہے کہ نہ اس کا باپ تھا نہ ماں، نہ زندگی کا شروع نہ آخر۔پس وہ ایک ابدی شخصیت ہے(کیا یہ درست ہے؟)ایک ابدی شخص۔اس لئے یہ صرف خدا ہی ہوسکتا ہے کیونکہ ایک خدا ہی کی ذات ہے جو ابدی ہے۔اب 1 تیمُتھیُس 6:15-16 کو اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے پڑھنا پسند کریں تو میں اسے آپ کے لئے پڑھنا چاہوں گا۔اب یہ بات کہ میں اس کے خدا ہونے پر مطمئن ہوں، یہ ہے کہ صرف خدا ہی کی ذات غیر فانی ہے۔اور اب خدا اپنے آپ کو شخص میں تبدیل کر رہا ہے۔کیونکہ صرف خدا ہی ہے جس کا کوئی ماں یا باپ نہیں ہے،جس کی زندگی

کا کوئی آغاز یا اختتام نہیں ہے۔

34 اب ہم کلامِ مقدس میں سے دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ الوہیت میں تین شخصیتوں کی موجودگی کی تعلیم دیتے ہیں۔آپ کے لئے کوئی شخصیت نہیں ہوسکتی جب تک کوئی شخص نہ ہو شخصیت کے لئے شخص کا ہونا لازم ہے۔چند ہفتے پہلے ایک بپٹسٹ میرے گھر آیا،اس نے کہا ''اگر کبھی آپ کے پاس وقت ہوتو میں الوہیت کے متعلق آپ کو درست کرنا پسند کروں گا''۔میں بات کرنے کے لئے فوراً تیار ہو گیا۔میں نے کہا ''میرے پاس ابھی وقت ہے کیونکہ میں درست ہونا چاہتا ہوں،اور ہم اس کے لئے ہر کام کو نظر انداز کر سکتے ہیں''۔اس نے بات شروع کی،بولا ''بھائی برنہم،آپ سکھاتے ہیں کہ صرف ایک ہی خدا ہے''۔

میں نے کہا ''جی ہاں''

اس نے کہا ''میں بھی مانتا ہوں کہ ایک ہی خدا ہے لیکن ایک خدا تین شخصیتوں میں ہے''۔

میں نے کہا ''جناب اپنے الفاظ دہرائیے''۔

اس نے کہا ''خدا تین شخصیتوں میں''

میں نے کہا ''آپ نے کون سے سکول سے تعلیم حاصل کی؟ سمجھے؟ اس نے مجھے ایک بائبل کالج کا نام بتایا۔

میں نے کہا ''میں اس پر یقین کرسکتا ہوں۔آپ ایک شخصیت ہوئے بغیر شخص نہیں ہو سکتے؛ اور اگر آپ ایک شخصیت ہوں تو آپ اپنی ذات میں ایک شخصیت ہوں گے۔آپ ایک

الگ انفرادی ہستی ہوں گے'

اس نے کہا ''ہاں علماء اس کی وضاحت کبھی نہیں کرسکتے''۔

میں نے کہا ''یہ چیز مکاشفہ سے حاصل ہوتی ہے''۔

وہ کہنے لگا ''میں مکاشفہ کو قبول نہیں کرسکتا''۔

میں نے کہا ''پھر آپ کو قبول کرنے کے لئے خدا کے پاس ہرگز کوئی طریقہ نہیں ہے، کیونکہ یہ باتیں حکیموں اور عقلمندوں سے چھپائی گئیں اور بچوں پر ظاہر کی گئی ہیں (ظاہر کرنا کا مطلب ہے منکشف کرنا)۔ جوان کو سن کر قبول کریں گے۔ آپ کو قبول کرنے کے لئے خدا کے پاس اور کوئی طریقہ نہیں کیونکہ آپ نے خود اس کی طرف سے بند کرلیا ہے۔ پوری بائبل خدا کا مکاشفہ ہے۔ پوری کلیسیا خدا کے مکاشفہ پر تعمیر کی گئی ہے۔ مکاشفہ کے سوا خدا کو جاننے کا کوئی طریقہ نہیں۔ ''جس پر بیٹا اسے ظاہر کرنا چاہے، یعنی یہ مکاشفہ ہے یہ سب مکاشفہ ہے۔ پس مکاشفہ کو قبول نہ کرتے ہوئے آپ بالکل سرد ماہرِ الٰہیات ہیں اور آپ کے لئے کوئی امید نہیں ''

38 اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس شخص کا نہ کوئی باپ تھا نہ ماں، نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر۔ یہ ''En morph'' خدا تھا۔ یہاں استعمال ہونے والے اس یونانی لفظ کا مطلب ہے ''تبدیل کرنا''۔ یعنی خدا کا خود کو ایک شخص سے دوسرے میں تبدیل کرنا۔ یونانی لفظ ''En morph'' سٹیج کے کردار سے لیا گیا ہے جس کا مطلب یوں ہے کہ ''ایک ہی شخص کوئی دوسرا کردار کرنے کے لئے اپنے چہرے کا ماسک تبدیل کرے''۔

جیسے حال ہی میں، ربیقہ کے گریجویشن مکمل کرنے سے پہلے کی بات ہے کہ سکول میں شیکسپیئر کا ایک ڈرامہ کیا گیا۔اور ایک نو جوان کو کئی بار اپنا لباس بدلنا پڑا۔ کیونکہ وہ دو یا تین کردار کر رہا تھا، مگر تھا وہ ایک ہی شخص۔ایک دفعہ جب وہ سامنے آتا تو وِلن کا کردار کر رہا ہوتا، اور جب دوسری بار سامنے آتا تو کوئی اور کردار کر رہا ہوتا تھا۔

40 یوں اس یونانی لفظ ''En morph'' کا مطلب ہوا کہ اس نے اپنے چہرے کا خول تبدیل کیا، یہی کچھ خدا نے کیا۔ یہ ہمیشہ ایک ہی خدا تھا۔وہی خدا باپ ہے ،وہی روح اور آگ کا ستون ہے۔ وہی خدا مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔وہ ''En morph'' ہوکر سامنے آیا تا کہ نظر آ سکے۔اور وہی خدا باپ، بیٹا اور روح القدس ہے، یہ تین خدا نہیں ایک خدا کے تین دفتر ہیں، یہ ایک خدا کے تین کردار ہیں۔ بائبل کے مطابق تین خدا نہیں بلکہ ایک خدا ہے۔مگر لوگ اسے کس طرح تین بنا سکتے ہیں؟ آپ اس کا رخ بدل کر تین خدا نہیں بنا سکتے، آپ کسی یہودی کو اس پر قائل نہیں کر سکتے۔ میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ وہ بہتر طور پر جانتا ہے کہ خدا ایک ہے۔

42 غور کیجئے۔ایک سنگ تراش اپنے کام کو پردے میں چھپا کر رکھتا ہے۔یہی کچھ خدا نے اس زمانہ کے ساتھ کیا۔اسے چھپایا گیا تھا۔ یہ تمام چیزیں پوشیدہ رکھی گئی تھیں اور انہیں اس زمانہ میں ظاہر کیا جانا تھا۔ بائبل کہتی ہے کہ ان بھیدوں کو آخری زمانہ میں ظہر کیا جائے گا۔ یہ اسی طرح ہے جیس کوئی سنگ تراش اپنی بنائی ہوئی چیز پر غلاف ڈال کر رکھتا ہے اور مخصوص وقت پر غلاف اتارتا ہے اور چیز سب کے سامنے آجاتی ہے۔ بائبل نے یہی کچھ

کیا ہے۔خدا کے سارے کام کو پردہ میں چھپا کر رکھا گیا۔سات تہوں والے بھید بنائے عالم سے پوشیدہ رہے ہیں۔اور خدا نے وعدہ کر رکھا ہے کہ ان دنوں میں یعنی لودیکیائی زمانہ میں وہ اپنے سارے بھیدوں سے پردہ اٹھائے گا اور ہم انہیں دیکھنے کے قابل ہوں گے۔کیسی جلالی بات ہے کہ خدا ''En morph'' آگ کے ستون میں چھپا تھا۔خدا ''En morph'' ایک آدمی یسوع کے اندر تھا۔خدا ''En morph'' اپنی کلیسیا کے اندر ہے۔خدا ہمارے اوپر، ہمارے ساتھ اور ہمارے اندر ہے۔خدا نیچے آ گیا۔جب وہ عرش پر تھا تو ایسا مُقدس تھا کہ کوئی اسے چھو نہ سکتا تھا۔خدا پہاڑ پر اترا اور اگر کوئی جانور بھی پہاڑ کو چھو لیتا تو ہلاک ہو جاتا۔

پھر خدا نے اپنا خیمہ تبدیل کیا اور نیچے آیا، وہ نیچے آیا اور ہمارے ساتھ رہا، وہ ہماری مانند بنا اور ہم نے اسے چھوا۔بائبل 1 تیمُتھیُس 4:16 میں کہتی ہے۔''اِس میں کلام نہیں کہ دینداری کا بھید بڑا ہے، کیونکہ خدا جسم میں ظاہر ہوا''۔اس نے ہاتھوں سے چیزیں پکڑیں خدا نے گوشت کھایا۔خدا نے پانی پیا۔خدا سویا۔خدا رویا۔وہ ہم میں سے ایک بنا تھا۔اِس خوبصورت چیز کی تشبیہہ بائبل میں موجود تھی۔وہ خدا جو ہمارے اوپر تھا، ہمارے ساتھ رہا اور اب پاک روح کی شکل میں ہمارے اندر ہے۔روح القُدس تیسرا شخص نہیں بلکہ یہ وہی ایک شخص ہے۔

44 خدا نیچے آیا اور جسم اختیار کیا، اور کلیسیا کو پاک کرنے کے لئے مسیح میں ہو کر مرا تا کہ کلیسیا کے اندر آ کر اس کے ساتھ رفاقت رکھ سکے، خدا رفاقت پسند کرتا ہے۔خدا نے

پہلے دن ہی سے انسان کو فقط رفاقت کی غرض سے بنایا تھا، خدا کروبیوں کے ساتھ اکیلا رہتا تھا۔

اور اب غور کیجئے۔ خدا نے انسان کو بنایا اور انسان گر گیا۔ پس خدا نے نیچے آ کر انسان کا کفارہ دیا، اِس لئے کہ خدا اپنی پرستش پسند کرتا ہے۔ لفظ ''خدا'' کے معنی ہی ہیں کہ ''وہ چیز جس کی عبادت کی جائے''۔ یہ وہی ہے جو آگ کا ستون بن کر ہمارے درمیان آیا ،ایک ایسی چیز جو ہمارے دلوں کو تبدیل کر دیتی ہے۔ یہ وہی خدا ہے جس نے کہا ''روشنی ہو جا ''اور روشنی ہو گئی۔ وہ کل، آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

46 جیسا کہ آج صبح میں نے یہاں کہا، خدا ابتدا میں اپنی خصوصیات کے ساتھ اکیلا رہتا تھا۔ یہ اس کے تخیلات تھے۔ خدا اکیلا تھا اور کوئی چیز نہیں تھی۔ لیکن اس کے پاس تصورات تھے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی بڑا معمار اپنے ذہن میں اس چیز کا نقشہ کھینچتا ہے جسے وہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ وہ کوئی چیز تخلیق نہیں کر سکتا۔ وہ پہلے سے تخلیق شدہ چیز کو لے کر نئی شکل دے سکتا ہے، اس لئے کہ صرف خدا ہی کوئی چیز تخلیق کرنے کی قدرت رکھتا ہے، لیکن جو کچھ وہ بنانے والا ہو اسے اپنے ذہن میں تیار کرتا ہے اور یہ اس کے تصورات اور خواہشات ہوتی ہیں۔ اب، پہلے تصور ہوتا ہے، لیکن جب وہ اسے بول دیتا ہے تو وہ لفظ بن جاتا ہے۔ جب کسی تصور کو بیان کر دیا جائے تو وہ لفظ یا کلام بن جاتا ہے۔ بیان کیا ہوا تصور لفظ یا کلام کہلاتا ہے۔ لیکن پہلے تصور کا ہونا ضروری ہے۔ پس پہلے یہ خدا کی خصوصیت تھی ،پھر یہ تصور بنا اور کلام بنا۔

48 غور کیجئے۔جن کے پاس آج رات ہمیشہ کی زندگی ہے،وہ خدا کے ساتھ اور خدا میں تھے اس سے پہلے کہ کہیں کوئی فرشتہ یا ستارہ،کروبی یا کچھ اور تھا۔وہ ابدی ہے۔اور اگر آپ ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں تو آپ شروع سے اس کے اندر موجود تھے۔اگرچہ آپ کا وجود نہیں بنا تھا لیکن آپ کی شبیہ لامحدود خدا کے اندر موجود تھی۔اور اگر وہ لامحدود نہیں تو پھر وہ خدا نہیں ہوسکتا۔خدا کو لامحدود ہونا چاہیے۔ہم محدود ہیں لیکن وہ لامحدود ہے۔اور وہ ہر جگہ موجود یعنی حاضر و ناظر،عالم الغیب اور قادرِ مطلق تھا۔اگر وہ ایسا نہ ہوتو وہ خدا نہیں ہوسکتا۔وہ ہر چیز کو جانتا اور عالم الغیب ہوتے ہوئے ہر جگہ موجود ہے۔عالم الغیب ہونے سے وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔وہ ہوا کی مانند نہیں ہے۔وہ ایک مسکن میں رہتا ہے۔عالم الغیب ہونے کی وجہ سے وہ سب کچھ جانتا ہے،اور اسی لئے ہر جگہ موجود ہے،اس لئے کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ سب جانتا ہے۔خدا پہلے سے جانتا تھا کہ کوئی جاندار کتنی آنکھیں جھپکے گا۔اس سے پہلے کہ دنیا بنی وہ پہلے سے جانتا تھا کہ کوئی جاندار پلکیں جھپکائے گا اور اس کے بدن میں چربی کی کتنی مقدار ہوگی۔وہ لامحدود ہے ہم اسے اپنے ذہنوں میں مجتمع نہیں کر سکتے کیونکہ وہ لامحدود خدا ہے۔

50 یاد رکھیے کہ آپ،آپ کی آنکھیں،آپ کا سراپا،جو کچھ بھی آپ تھے ابتدا ہی سے اس کے ذہن میں تھے۔اور آپ جو کچھ بھی ہیں یہ ظاہر کیا ہوا کلام ہے۔جب اس نے ذہن میں سوچ لیا تو پھر اس کا لفظی اظہار کیا اور آپ وجود میں آ گئے۔اور اگر ایسا نہ ہوتا یعنی آپ اس کے ذہن میں نہ ہوتے تو پھر آپ کے وجود میں آنے کا کوئی طریقہ نہیں تھا کیونکہ

ہمیشہ کی زندگی دینے والا صرف خدا ہے۔آپ کو یاد ہوگا کہ ہم بائبل میں پڑھتے ہیں کہ"یہ نہ ارادہ کرنے والے پر نہ دوڑ دھوپ کرنے والے پر بلکہ رحم کرنے والے خدا پر"۔اور اپنے پیشگی چناؤ کو درست ثابت کرنے کے لئے خدا کسی بھی چیز سے پہلے چناؤ کرسکتا تھا۔کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا اپنے چناؤ میں قادرِ مطلق ہے؟ خدا قادرِ مطلق ہے۔کون تھا جو اسے بتا سکتا کہ دنیا کو بنانے کا بہتر طریقہ کون سا ہے؟ کون اسے یہ بتانے کی جرات کرسکتا ہے کہ وہ اپنے کاروبار کو غلط طریقہ سے چلا رہا ہے؟ یہاں تک کہ اس کا کلام بھی با اختیار ہے۔مکاشفہ بااختیار ہے۔ یہ اسی پر منکشف ہوتا ہے جس پر خدا منکشف کرے۔خود مکاشفہ خدا میں بااختیار ہے۔یہی وجہ ہے کہ لوگ ان باتوں کو حاصل کرتے، اچھلتے، انہیں بیان کرتے اور جانتے تک نہیں کہ کیا کرر ہے ہیں۔خدا اپنے کاموں میں قادر ہے۔

52 اب ہم نے معلوم کیا کہ ابتدا میں خدا کی خصوصیات تھیں۔اور اس وقت آپ اس کے ساتھ تھے۔تب کتابِ حیات منظرِ عام پر آتی ہے۔ہم مکاشفہ 13 باب کی 8 ویں آیت میں پڑھتے ہیں کہ ان آخری دنوں میں وہ حیوان جو خشکی میں سے نکلا ان سب لوگوں کو گمراہ کرے گا۔جن کے نام بنائے علم سے پیشتر برہ کی کتابِ حیات میں نہیں لکھے گے تھے۔

زرا سوچئے! یسوع اس وقت پیدا بھی نہ ہوا تھا، اس کے زمین پر وارد ہونے سے چار ہزار سال پہلے، اور آپ کے دنیا میں آنے سے کئی ہزار سال پہلے یسوع دنیا کے گناہوں کے عوض خدا کے ذہن میں مرا اور کتابِ حیات بنائی گئی۔اور دنیا کی بنیاد ڈالنے سے پہلے آپ کا نام کتابِ حیات میں تحریر کیا گیا۔یہ بائبل کی سچائی ہے، سمجھے؟ خدا نے آپ کا نام

پہلے سے چنا اور بنائے عالم سے پیشتر اسے کتابِ حیات میں تحریر کیا۔آپ خدا کی خصوصیات میں تھے۔آپ کو یہ یاد نہیں ہے کیونکہ آپ اس کی زندگی کا حصہ تھے۔جس طرح آپ اپنے زمینی باپ کا حصہ ہیں اسی طرح جب آپ خدا کے بیٹے ہیں تو اس کا بھی ایک حصہ بن جاتے ہیں۔یہ بالکل درست ہے۔نر کے اندر ہیموگلوبن یعنی خون ہوتا ہے۔جب وہ بیضے میں شامل ہو جاتا ہے تو آپ اپنے باپ کا ایک حصہ بن جاتے ہیں،اور آپ کی ماں بھی آپ کے باپ کا حصہ ہوتی ہے۔پس آپ تمام اپنے باپ کا جزو ہیں۔خدا کو جلال ملے۔اس سے تنظیم قطعاً باہر نکال دی جاتی ہے۔

55 اب خدا کی خصوصیات پر غور کیجئے۔پہلے خدا خصوصیت تھا،پھر یہ ارادہ بنا لیکن خصوصیت جو خود سب میں تھی ابھی اس کا اظہار نہ ہوا تھا۔دوسرے نمبر پر جب خدا نے اس کا اظہار کیا تو خدا کلام بنا۔پھر کلام نے جسم کی شکل اختیار کی اور ہمارے درمیان رہا۔یوحنا کی انجیل کے پہلے باب کی پہلی آیت یہی کہتی ہے۔

غور کیجئے،یہ ابتدا میں تھا مگر ابدیت سے پہلے۔ابتدا میں کلام تھا۔جب وقت کا آغاز ہوا تو یہ کلام تھا۔لیکن کلام بننے سے پہلے یہ خصوصیت اور ارادہ بنا۔پھر اس کا اظہار کیا گیا۔ابتدا میں اظہار یعنی کلام تھا۔اب ہم یہ جاننے کے قریب پہنچ گئے ہیں کہ ملکِ صدق کہاں ہے۔یہی وہ پراسرار شخص تھا،ابتدا میں کلام تھا،کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔اب اس بات کو ذہن میں بٹھائے رکھئے۔

غور کیجئے،غیر فانی،عظیم ابدی خدا کی پہلی صورت روح تھی۔دوسری اس نے ایک

تھیا فنی میں خود کو ایک جسم کی شکل دینا شروع کی۔ اسے ''کلام یعنی ایک بدن'' کہا جاتا ہے ۔اسی حالت میں، یعنی یھیا فنی کی شکل میں خدا ابراہام سے ملا اور ملکِ صدق کہلایا۔ اب اگر خداوند کی مرضی ہوئی تو ہم چند منٹوں میں اسے حاصل کریں گے اور ثابت کریں گے۔

58 خدا کلام تھا۔ تھیا فنی ایسی چیز ہے جسے آپ دیکھ نہیں سکتے۔ وہ اس وقت بھی یہاں موجود ہوسکتی ہے لیکن آپ اسے دیکھ نہیں سکتے۔ یہ بالکل ٹیلی ویژن جیسی بات ہے جس کی تصویر پہلے کسی مختلف حالت میں ہوتی ہے ٹیلی ویژن .....اس وقت ٹھیک اس کمرے میں سے لوگ گاتے ہوئے گزر رہے ہیں، ان کے رنگ بھی ہیں لیکن آنکھ صرف پانچ حواس کی ماتحت ہے۔ بلکہ آپ کا سارا وجود پانچ حواس کے ماتحت ہے۔ آپ اسی نظارے کو دیکھنے کے ماتحت ہیں جس کی حد آپ کے لئے ٹھہرائی گئی ہے۔ لیکن ٹیلی ویژن اسے تبدیل کر کے ایک اور حالت میں پیش کرتا ہے جسے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کوئی تصویر پیدا نہیں کرتا ۔ٹیلی ویژن اسے ایک سلسلہ وار سرکٹ سے گزارتا ہے اور پھر اس کی سکرین اس تصویر کو اٹھا لیتی ہے۔ لیکن تصویر شروع ہونے کے لئے پہلے سے موجود تھی۔ جب آدم یہاں آیا تو ٹیلی ویژن بھی آیا۔ ٹیلی ویژن اس وقت بھی موجود تھا جب ایلیاہ کوہِ کرمل پر کھڑا تھا۔ ٹیلی ویژن اس وقت بھی موجود تھا جب ناصرت کا یسوع گلیل کے ساحلوں پر پھرتا تھا، لیکن ٹیلی ویژن دریافت آپ نے اب کیا ہے۔ پہلے وہ اس بات کا یقین نہ کرتے۔ لیکن اب یہ بات حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔

اسی طرح مسیح یہاں موجود ہے خدا کے فرشتے یہاں موجود ہیں۔ اور کسی روز آنے

والے ہزار سالہ دور میں یہ بات ٹیلی ویژن یا کسی بھی چیز سے زیادہ حقیقی صورت میں ہوگی کیونکہ وہ یہاں موجود ہوں گے۔

خدا اپنے دعویٰ کے مطابق ''En morph'' کی عظیم شکل میں اپنے آپ کو اپنے خادموں کے اندر ظاہر اور ثابت کرتا ہے۔اب وہ یہاں روح کی صورت میں ہے۔ پھر وہ ''این مارف'' کی شکل میں آتا ہے۔وہ ''این مارف'' کی شکل میں ابراہام پر ظاہر ہوا جب ابراہام بادشاہوں کو قتل کر کے واپس آ رہا تھا تو ملکِ صدق اسے ملنے کے لئے آیا اور ابراہام نے اس سے باتیں کیں۔

62 ایک دن میں ٹیوسان کے اخبار میں پڑھ رہا تھا کہ ایک عورت چالیس پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی چلاتی آ رہی تھی کہ اس کی گاڑی ایک اوورکوٹ والے آدمی سے ٹکرا گئی۔وہ چیخ اٹھی اور گاڑی روک لی۔ٹکر نے اس بوڑھے کو کھلے میدان میں ہوا میں اچھال دیا۔وہ عورت اسے تلاش کرنے کے لئے بھاگی لیکن وہ کہیں نظر نہ آیا۔پس عورت نے کیا کیا؟ کچھ اور لوگ جو عورت کے پیچھے آ رہے تھے انہوں نے بھی یہ حادثہ ہوتے دیکھا، اسے ہوا میں اچھلتے اور اس کا دورکوٹ اڑتے دیکھا۔پس وہ بھی اسے تلاش کرنے لگے لیکن وہ شخص انہیں کہیں نہ ملا۔انہوں نے پولیس کو بلا لیا۔پولیس جگہ کا معائنہ کرنے کے لئے آئی لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔ان میں سے ہر ایک نے معائنہ کیا کہ واقعی کار کی ٹکر اس آدمی سے ہوئی تھی؟ ہر کسی نے اسے ہوا میں بلند ہوتے دیکھا تھا۔دو یا تین کاروں کے مسافروں نے یہ واقعہ ہوتے دیکھا تھا اور انہوں نے گواہی دی۔تحقیق کرنے پر پتہ کہ پانچ سال پہلے

اوورکوٹ پہنے ایک بوڑھا گاڑی کی ٹکر سے اسی جگہ پر جاں بحق ہوا تھا جب آپ یہاں سے رخصت ہوتے ہیں تو آپ مرنہیں جاتے ۔آپ خواہ گنہگار بھی ہوں تو بھی آپ کو واپس آ کر ان اعمال کے لئے جو آپ نے جسم میں رہ کر کئے ہوں عدالت سے گزرنا پڑتا ہے۔''اگر ہمارا یہ زمینی خیمہ فنا ہو جائے تو ایک اور خیمہ ہمارا منتظر ہے''۔''این مارف'' جو کلام ہے۔

64 اب خدا اپنی تخلیق کے اس مقام پر جسمِ یسوع کی شکل میں ظاہر ہوا۔کس شکل سے؟ ابتدا میں روح کی شکل، پھر وہ کلام بننے کے لئے نیچے آیا اور اس نے خود کو باہر نکالا ۔ابھی کلام نے خود کو جسم نہیں بنایا تھا، ابھی وہ بولا گیا تھا۔''این مارف'' بعد میں جسم یعنی یسوع بنا تا کہ ہم سب کے گناہوں کے بدلے موت کا مزا چکھے۔

جب ابراہام اس سے ملا تب وہ ملکِ صدق تھا۔ یہاں خدا نے پردہ اٹھایا تا کہ اخر تک ابراہام کے ہر بیٹے پر تمام خصوصیات ظاہر ہو جائیں۔ایمان کا ہر فرزند یہی کچھ کرے گا جسے میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں کس طرح اسے پورا کرنا ہے۔ہم روت میں بھی اس کا ظہور دیکھتے ہیں۔اور بوعز چھڑانے والا خونی رشتہ دار تھا۔خدا کو کس طرح جسم میں آنا پڑا؟

67 اب ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے روح کا چنا ہوا جسم سے کلام داخل نہیں ہوا، لیکن ایک تھیا فنی ہے۔ یہ جسم کلام کا ماتحت ہے اور بڑے اشتیاق کے ساتھ جسم کی تبدیلی کا منتظر ہے۔

اب ایک بیٹے کے لحاظ سے اس کا اور آپ کا فرق یہ ہے کہ وہ ابتدا سے کلام تھا۔ ایک درِ پردہ ''این مارف'' بدن تھا۔ وہ اندر آیا اور ملکِ صدق کی شخصیت میں رہا۔لیکن اس

کے بعد ہم نے ملکِ صدق کا ذکر کبھی نہیں سنا کیونکہ وہ یسوع مسیح بن گیا۔

اس آپ اسے چھوڑ آئے ہیں۔اس شکل میں وہ سب چیزوں کا علم رکھتا تھا۔لیکن ابھی آپ اس حالت کو جاننے کے قابل نہیں ہو سکے۔آپ آدم کی طرح اور میری طرح دنیا میں آئے۔آپ ارادے سے جسم میں آئے تا کہ آزمائے جائیں۔لیکن جب یہ زندگی ختم ہو جائے گی تو ''اگر یہ زمینی بدن فنا ہو جائے تو ایک اور بدن ہمارا منتظر ہے''۔یہ مقام ہے جہاں ہم جاتے ہیں اور یہ مقام کلام ہے۔پھر ہم پیچھے مڑ کر دیکھ سکتے ہیں کہ ہم نے کیا کچھ کیا ۔ہم کبھی کلام نہیں بنے۔ہم کلام نہیں بلکہ گوشت پوست کے انسان ہیں۔

اب یہاں بات پوری طرح واضح ہوگئی کہ اگر آپ ابتدا سے اس کا تصور نہیں تھے تو پھر آپ کبھی کلام نہیں بن سکتے۔اس سے خدا کا پیشگی مقرر کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔سمجھے؟ اگر آپ خیال نہ ہوں تو آپ کبھی کلام نہیں بن سکتے۔آپ کو پہلے اس کے تصور میں موجود ہونا چاہئے۔لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ آزمائے جانے کے لئے آپ کو تھیافنی سے ہٹ کر آنا پڑا۔آپ کو یہاں جسم میں آنا پڑا تا کہ گناہ سے آزمائے جائیں۔اور پھر اگر آپ گناہ کریں تو .....''وہ سب جو باپ نے مجھے دیئے ہیں میرے پاس آ جائیں گے اور میں آخری دن انہیں زندہ کروں گا''۔دیکھئے، پہلے آ کو وہاں ہونا چاہئے۔اور پھر آپ دیکھتے ہیں کہ مسیح باقائدہ طریقہ سے خصوصیت کی شکل سے جسم کی شکل میں آیا۔

70 بنائے عالم سے پیشتر اس کا نام برہ کی کتابِ حیات میں لکھا تھا۔وہاں سے وہ کلام یعنی تھیافنی بنا جو ظاہر اور غائب ہوسکتا تھا۔اس کے بعد وہ جسم بنا اور اسی بدن کو جلالی

حالت میں مردوں میں سے زندہ کیا۔لیکن آپ تھیافنی کو چھوڑ آئے تا کہ گناہ سے آزمائے جائیں۔اور پھر ’’اگر یہ فانی بدن فنا ہو جائے تو ایک اور بدن ہمارا منتظر ہے‘‘۔ابھی ہمیں وہ بدن نہیں ملا۔لیکن دیکھئے کہ جب یہ بدن خدا کے روح کو حاصل کر لیتا ہے تو غیر فانی زندگی آپ کے اندر آ کر اس بدن کو خدا کے تابع کر دیتی ہے۔ہالیلویاہ۔’’لو خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا‘‘۔رومیوں 1:8 میں لکھا ہے’’اب جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں وہ جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے موافق چلتے ہیں‘‘۔یہ آپ کا مقام ہے۔روح آپ کے بدن کو خدا کے تابع کر دیتا ہے۔آپ کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ’’اگر میں شراب نوشی ترک کر دوں،اگر میں فلاں کچھ ترک کر دوں....‘‘فقط مسیح میں آ جایئے، یہ سب کچھ چھوٹ جائے گا۔سمجھے؟ آپ کا بدن روح کے تابع ہو جاتا ہے، یہ پھر دنیا کی چیزوں کے تابع نہیں رہتا۔وہ اس کے لئے مردہ ہو جاتی ہیں۔وہ مردہ ہو جاتی ہیں۔آپ کے گناہ بپتسمہ کے وسیلہ دفن ہو جاتے ہیں اور آپ مسیح میں نیا مخلوق بن جاتے ہیں۔جب آپ کا بدن روح کے تابع ہو جاتا ہے تا وہ درست قسم کی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔

72 جیسے آپ عورتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ آپ نے روح القدس پایا ہے اور پھر بھی نامکمل لباس اور اس جیسی دوسری چیزیں پہنتی ہیں، آپ یہ کیسے کر سکتی ہیں؟ اگر آپ کے اندر خدا کا روح ہے تو وہ آپ کو کس طرح ایسے کاموں کی اجازت دیتا ہے؟ ایسا نہیں ہو سکتا۔ یقیناً ایسا ممکن نہیں۔وہ گندگی کا روح نہیں ہے، وہ پاک روح ہے اور جب آپ اس روح کے تابع ہو جاتے ہیں تو یہ آپ کی پوری ہستی کو اس روح کے تابع کر دیتا ہے۔اور وہ روح

اس دنیا میں اس بیج یعنی کلام کو ظاہر کرنے یا زندگی بخشنے کے علاوہ کچھ نہیں ۔ ہالیلویاہ ۔اور جب بائبل کہتی ہے ”یہ کام نہ کر“ تو کلام کا تابع بدن فوراً اس کی طرف رجوع کرتا ہے، وہ کوئی سوال نہیں کرتا۔اور یہ کیا ہے؟ یہ مردوں میں سے زندہ کئے جانے کا اشتیاق ہے، ایسا بدن دوبارہ زندہ کیا جائے گا کیونکہ اس نے پہلے ہی آغاز کر دیا ہے۔کبھی یہ گناہ اور کیچڑ اور بد اعمالی کے تابع تھا، لیکن اب اس نے بیعانہ حاصل کرلیا ہے، اس نے آسمان کی طرف رخ کر لیا ہے۔اب، یہ بیعانہ ہی ہے کہ آپ آسمان پر اٹھائے جانے کو ہیں ۔ یہ بیعانہ ہی ہے۔

ایک بیمار جو جاں بلب ہو، اس کے لئے موت کے علاوہ کوئی امید نہیں ہوتی۔ میں نے کینسر اور تپدق کے کھائے ہوئے مریضوں کو سیاہ پڑتے دیکھا ہے، اور ان لوگوں کو تھوڑی دیر بعد ہی بالکل نارمل اور صحت مند حالت میں آئے ہوئے بھی دیکھا ہے ۔اگر الٰہی شفاء نہیں ہے تو پھر مردوں کی قیامت بھی نہیں ہے، کیونکہ الٰہی شفاء مردوں کی قیامت کا بیعانہ ہے۔آمین۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ بیعانہ کیا ہوتا ہے؟ یہ رقم کی ابتدائی ادائیگی ہے۔”وہ ہماری بدکرداریوں کے سبب گھائل کیا گیا، اور اسی کے مار کھانے سے ہم نے شفاء پائی“۔

76 کیسی حیران کن بات ہے۔ہم مسیح کی تعریف کرتے ہیں۔اب یہ جسم روح کے تابع ہے۔اگرچہ ابھی ہم جسم کی شکل میں ہیں اور کلام کی شکل میں تبدیل نہیں ہوئے لیکن کلام کے تابع ہو چکے ہیں۔اس جسم کی موت ہمیں وہاں پہنچا دے گی۔

یہ بالکل اس طرح ہے، چھوٹے بچے کے متعلق سوچئے۔آپ کسی بھی عورت پر

غور کر سکتے ہیں، خواہ وہ کتنی بھی بری ہو لیکن جب وہ حاملہ ہو کر ماں بننے والی ہوتی ہے تو اس بچے کی پیدائش سے پہلے اس پر غور کیجئے۔ خواہ وہ کتنی بھی ظالم ہو لیکن وہ شفیق ہو جاتی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ وہ ننھا جسم اگرچہ ابھی زندگی میں داخل نہیں ہوا ہوتا بلکہ محض گوشت اور پٹھوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ننھے بچے کا اچھلنا اس کے پٹھوں کے جھٹکے کھانے کے باعث ہوتا ہے ۔لیکن جب وہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو خدا اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکتا ہے اور وہ چیخ اٹھتا ہے۔ دیکھئے، جیسے یقینی طور پر ایک دنیاوی جسم بن رہا ہوتا ہے اسی طرح ایک روحانی جسم بھی اس کے پیدا ہوتے ہی اسے قبول کرنے کے لئے موجود ہوتا ہے۔

78 پھر جب کوئی شخص آسمان سے دوبارہ پیدا ہوتا ہے تو مسیح میں روحانی اعتبار سے ایک بچہ بن جاتا ہے۔ اور جب اس پر سے گوشت پوست کے بدن کا لبادہ اتارا جاتا ہے تو اس کے لئے ایک قدرتی بدن تھیافنی ہوتا ہے۔ یہ وہ بدن ہے جو ہاتھوں سے نہیں بنا، جیس کسی عورت نے جنم نہیں دیا، ہم اس میں چلے جاتے ہیں پھر وہ بدن واپس آتا ہے اور جلال بخشے ہوئے بدن کو اٹھالیتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ جب یسوع مرا تو عالمِ ارواح میں گیا قیدی روحوں میں منادی کی۔ وہ تھیافنی میں واپس چلا گیا۔ اوہ، کیسی عظیم الشان بات ہے۔ خدا کا شکر ہو۔ دوسرا کرنتھیوں 1:5 میں لکھا ہے ''جب ہمارا زمینی خیمہ کا گھر گرایا جائے گا تو ہمیں ایک اور گھر ملے گا''۔ دیکھئے، خدا کے ارادے سیدھے جسم میں آنے کے لئے ہم اسے چھوڑ کر گزر آئے ہیں تاکہ آدم کی طرح گناہ سے پرکھے اور آزمائے جائیں۔ لیکن جب اس کے کلام کی آزمائش ہو چکتی ہے تو ہم اس بدن کی طرف اٹھا لئے جاتے ہیں جو بنائے عالم

سے پیشتر ہمارے لئے تیار کیا گیا۔ یہ کلام ہی ہے کہ ہم چھلانگ لگا کر سیدھے یہاں آ گئے ہیں تا کہ آزمائے اور پرکھے جاسکیں۔ اگر ہم اس بدن میں ہو کر آتے تو ہماری کبھی آزمائش نہ ہوسکتی۔ ہمیں سب چیزوں کا علم ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ یسوع سب کچھ جانتا تھا کیونکہ وہ جسم بننے سے پہلے کلام تھا۔

پھر ہم کلام بن جاتے ہیں۔ یہاں ہم کلام کی تشبیہ پر بنائے جاتے ہیں تا کہ ہم کلام میں شراکت کریں، کلام کی خوراک کھائیں، اور ہمیں ابتدا ہی سے مقرر کیا گیا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ جب سے آپ نے اپنے سفر کا آغاز کیا، زندگی کا ننھا سا شعلہ تب سے آپ کے اندر موجود تھا۔ آپ میں سے بہتوں کو یاد ہوگا۔ آپ کبھی کسی کلیسیا میں داخل ہوئے اور کبھی کسی کلیسیا میں۔ کبھی کسی کو آزمایا اور کبھی کسی کو۔ آپ کسی سے مطمئن نہ ہوئے۔ یہ سچ ہے۔ مگر ایک دن آپ نے اسے پہچان لیا۔ یہ درست بات ہے۔

81 ایک رات میں کسی جگہ پیغام دے رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ کیلیفورنیا یا آری زونا کا کوئی مقام تھا۔ میں نے وہاں ایک آدمی کی کہانی سنی تھی جس نے اپنی مرغی کو انڈوں پر بٹھایا تو اس کے نیچے ایک عقاب کا انڈا بھی رکھ دیا۔ جب وہ عقاب کا بچہ انڈے سے نکلا تو وہ ان چوزوں کے لئے دنیا کی سب سے انوکھی چیز تھا۔ جب وہ ان کے درمیان چلتا پھرتا تو ان کے لحاظ سے بہت بدصورت دکھائی دیتا تھا۔

کیونکہ یہ سمجھنا اس کے لئے ناممکن تھا کہ وہ مرغی کیونکر کٹ کٹ کرتی گوبر کے ڈھیر کو پنجوں سے بکھیرتی اور انہیں اس میں سے کھلاتی ہے۔ وہ اس معاملہ کو نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ وہ کہتی تھی

''آؤ میرے پیارو، ضیافت اڑاؤ'' چونکہ وہ عقاب تھا اس لئے وہ ایسی چیز کھا نہیں سکتا تھا۔ یہ اس کی خوراک نہیں تھی۔ مرغی گھاس کے ٹڈوں اور باقی قسم قسم کی چیزوں کو پکڑتی، آپ انہیں جانتے ہی نہیں، اور چھوٹے چوزوں کو بلاتی تھی۔ سب چوزے اس کی کٹ کٹ کے پیچھے جاتے اور ان کو کھاتے تھے۔ لیکن ننھا عقاب بالکل ایسا نہیں کرتا تھا۔ اسے یہ درست دکھائی نہیں دیتا تھا۔

83 پس ایک دن اس کی ماں اسے تلاش کرتی ہوئی آ گئی۔ اس نے مرغی کی کٹ کٹ سنی تھی۔ اس نے کٹ کٹ کرنے کی پوری کوشش کی لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔ اس نے چوزوں کی طرح چوں چوں کرنے کی کوشش کی لیکن نہ کر سکا۔ دیکھئے وہ عقاب تھا۔ وہ آغاز ہی سے عقاب تھا۔ اسے ایک مرغی نے سیا تھا۔ یہ کسی کلیسیائی رکن کی سی بات ہے۔ تقریباً یہی صورت حال ہے۔ اتنی ساری باتوں میں سے صرف ایک ہی درست ہوسکتی ہے۔ مگر ایک دن اسکی ماں پرواز کرتی اسکے قریب پہنچی اور کو .....او.....او.....کی آواز نکالی۔ اور اس نے اس آواز کو پہچان لیا۔ ''یہ درست معلوم ہوتی ہے'' کیوں؟ اس لئے کہ وہ آغاز ہی سے عقات تھا۔ یہی معاملہ کلام کی خوشخبری یعنی یسوع مسیح کی قدرت کے ساتھ ہے۔ جب کوئی شخص ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر شدہ ہو تو وہ سچائی کی گھنٹی یعنی خدا کی پکار کو سن لیتا ہے۔ کوئی چیز اسے اس سے باز نہیں رکھ سکتی۔ کلیسیا شاید اس سے کہے ''معجزات کا زمانہ گزر چکا ہے، کٹ کٹ کٹ۔ یہاں کھڑا رہ اور یہ کھا۔ یہاں کھڑا رہ اور وہ کھا''۔

ڈربے کی چیزیں اب اس کے کسی کام کی نہیں تھیں۔ وہ چلا گیا ''سب کچھ

ممکن ہے'' وہ زمین سے بلند ہو جاتا ہے۔آج بہت سے مسیحیوں کے ساتھ یہی معاملہ ہے۔وہ اپنے پاؤں زمین سے
نہیں سکتے۔اس کی بزرگ ماں نے کہا''بیٹا چھلانگ لگاؤ۔تم ایک عقاب ہو یہاں اوپر آجاؤ جہاں میں ہوں۔''اسنے جواب میں کہا''امی
ٓمیں نے اپنی زندگی میں کبھی چھلانگ نہیں لگائی۔''ماں نے کہا''تم چھلانگ لگاؤ۔تم آغاز سے عقاب ہو۔تم چوزے نہیں ہو۔''پس اس نے پہلی بار چھلانگ لگائی اور پر پھڑ پھڑ ائے۔اسے زیادہ کوشش نہ کرنا پڑی وہ زمین سے پرواز کر گیا۔اسی طرح ہم کرتے ہیں۔ہم خدا کو اس کے لکھے ہوئے کلام پر ایمان لا کر قبول کرتے ہیں۔اسکے اندر ایک چیز ہے یعنی ہمیشہ کی زندگی۔آپ اسے حاصل کرنے کے لئے پہلے سے مقرر کیئے گئے تھے۔اسکا دادا اور دادی عقاب تھے۔اس کے تمام آباواجداد عقاب تھے۔عقاب دوسرں کے ساتھ غلط ملط نہیں ہوتے۔وہ ہرگز دوغلا نہیں تھا۔وہ عقاب تھا۔

88 جب آپ پہچان لیتے ہیں کہ خدا کا کلام ہی عقابوں کی خوراک ہے تو آپ دوسری چیز کو چھوڑ دیتے ہیں۔تب آپ زندہ خدا کی زندہ شبیہ میں ڈھل جاتے ہیں۔آپ اپنی تھیافنی سے سنتے ہیں کہ''اگر ہمارا یہ زمینی خیمہ گرا دیا جائے تو ایک اور گھر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔''

آپ کہیں گے''بھائی برنہم ،کیا یہ سچ ہے؟''ٹھیک ہے۔آیئے عقابوں کا ایک جوڑا لے کر چند منٹ ان پر غور کرتے ہیں۔موسیٰ نامی ایک آدمی تھا۔سب جانتے ہیں کہ بائبل میں عقاب نبی کو کہا جاتا ہے۔ایک نبی موسیٰ نام کا تھا۔ایک دن خدا نے اسے بلایا۔اور

اسے دریا پار اس ملک میں داخل نہ ہونے دیا۔ وہ وہیں پہاڑ پر فوت ہو گیا۔ فرشتوں نے
اسے لے جا کر دفن کر دیا۔ ایک اور شخص ، ایک عقاب تھا جس نے کبھی موت کو نہ دیکھا۔ وہ
دریائے یردن کے پار گیا اور خدا نے اس کے لئے ایک رتھ نیچے بھیجا۔
”اس نے جسم کا لبادہ اتار کر پھینک دیا اور ابدی انعام حاصل کرنے کے لئے اوپر اٹھا لیا گیا
۔“ آٹھ سو سال بعد تبدیلی صورت کے پہاڑ پر یہ دونوں آدمی کھڑے دکھائی دیئے۔ موسیٰ کا
جسم کئی سو سال پہلے گل سڑ چکا تھا لیکن یہاں وہ ایسی شکل میں تھا کہ پطرس، یعقوب اور یوحنا
نے بھی اسے پہچان لیا۔ آمین۔ ”اگر یہ زمینی خیمہ کا گھر گرا دیا جائے تو......“ اگر آپ زمین پر
اخدا کے ارادہ کا اظہار ہیں تو اس دنیا کو چھوڑنے پر ایک اور بدن آپ کا انتظار کر رہا ہوگا۔ وہ
اپنی تھیافنی میں تبدیلی صورت کے پہاڑ پر کھڑے تھے یہ وہ نبی تھے جن کے پاس کلام آیا۔
آیئے ایک اور نبی پر بھی غور کریں جس کا نام سیموئیل تھا۔ وہ بڑا عظیم شخص تھا۔ اس 90
نے اسرائیل کو سمجھایا تھا کہ انہیں بادشاہ حاصل نہیں کرنا چاہیئے۔ اس نے کہا ”کیا میں نے
خداوند کے نام سے تم سے کوئی ایسی بات کہی ہے جو پوری نہ ہوئی ہو؟“ انہوں نے کہا ”نہیں
، بلکہ تو نے خداوند کے نام سے جو کچھ بھی کہا وہ پورا ہوا“۔ وہ ایک نبی تھا، اور وہ فوت ہو گیا۔
تین یا چار سال بعد بادشاہ مصیبت میں پھنس گیا۔ یہ یسوع مسیح کے خون بہانے سے پہلے کی
بات ہے۔ سیموئیل بہشت میں تھا۔ عین دور کی ایک جادوگرنی نے ساؤل کو جواب دینے کے
لئے کسی کو بلایا۔ اور جب جادوگرنی نے اسے کھڑے دیکھا تو کہنے لگی ”میں ایک دیوتا کو
زمین سے اوپر آتے دیکھ رہی ہوں“ وہ آدمی مرا، دفن ہوا اور قبر میں گل سڑ گیا لیکن اب وہ

اپنے بنی والے لباس میں پھراسی غار میں کھڑا تھا،اوروہ اب بھی ایک بنی تھا۔آمین۔

92 اس لئے اسی نے کہا''تونے مجھے آرام سے کیوں بلایا ہے کیا تو جانتا ہے کہ تو نے خدا کے ساتھ دشمنی کی ہے؟ دیکھئے وہ بنوت کررہا تھا۔''کل رات اس وقت تک تو بھی میرے ساتھ ہوگا۔''

اگرچہ وہ اس جسم کو چھوڑ چکا تھا مگر وہ اب بھی بنی تھا۔دیکھئے جب وہ یہاں تھا تو وہ کلام کا ایک جزو تھا۔

وہ جسم کی زندگی سے نکل کر واپس اس بدن میں داخل ہو چکا تھا جو بنائے عالم سے پیشتر اس کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ وہ تھیافنی میں داخل ہو چکا تھا جو کہ کلام ہے۔کیا آپ سمجھ گئے؟ یہاں سے رخصت ہونے کے بعد تمام ایماندار اسی مقام پر جاتے ہیں۔اور پھر اس شکل میں جاکر پردہ اٹھ جاتا ہے۔آپ دیکھئے ہیں کہ وہاں پہنچ کر آپ بھی کلام بن جاتے ہیں ۔اور جیسا کہ میں نے کچھ دیر پہلے کہا کہ ایک چھوٹا بچہ بھی.........

اب غور کیجئے۔ہم خدا کی تعریف کرتے ہیں جس نے ان مہروں کو کھولا۔میری دعا ہے کہ ہم یہ سب کچھ جان سکیں۔

95 اب ملک صدق کا درست مکاشفہ سامنے آرہا ہے کہ وہ خدا تھا،کلام تھا،اس سے پہلے کہ وہ جسم بنا۔خدا یعنی کلام۔یہ وہی ہوسکتا تھا

کیونکہ اس کے علاوہ اس کی طرح غیر فانی کوئی اور نہ تھا۔دیکھئے،میرے باپ اور ماں تھے ۔آپ کے بھی تھے۔یسوع کے ماں باپ بھی تھے۔لیکن اس آدمی کے کوئی ماں باپ نہ تھے۔

یسوع کا ایک وقت تھا جہاں سے اس نے آغاز کیا۔اس شخص کا کوئی وقت نہ تھا۔یسوع نے اپنی جان دی۔اس آدمی نے جان نہیں دی کیونکہ وہ خودزندگی تھا۔اور یہ ہمیشہ ایک ہی شخص رہا ہے۔مجھے امید ہے کہ خدا اسے آپ پر منکشف کرے گا۔یہ شخص ہمیشہ خود ہی رہا ہے۔اس کا نام دیکھئے ،راستباری کا بادشاہ۔اب عبرانیوں میں وہ راستباری کا بادشاہ بھی ہے اورسالم کا بادشاہ بھی ہے وہ دو بادشاہ ہیں۔اب عبرانیوں 2;7 کو دیکھئے۔وہ راستباری کا بادشاہ بھی ہےاورسام کا بادشاہ بھی۔وہاں وہ دوہرا بادشاہ ہے۔اب مکاشفہ 16;21 میں وہ جسم میں آ کیا ہےاوراس نے اپنے بدن کا بھی اوپر بلالیا ہےاس لئے اب وہ بادشاہوں کا بادشاہ کہلایا۔اب یہاں تینوں بادشاہ ہو گئے ہیں۔سمجھے؟ خدا بادشاہ،تھیافنی بادشاہ،یسوع بادشاہ ،وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔یہ تینوں جان، بدن اور روح کی طرح مل گئے ہیں سب مل کر ایک بن گئے ہیں۔وہ باپ بھی ہے جو وہ پہلے سے تھا،بیٹا بھی اورروح القدس بھی۔روح راستبازی کا بادشاہ۔روح ارادہ۔تھیافنی صلح کا بادشاہ اورجسم میں وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ لیکن یہ ایک ہی شخص ہے ۔

98 خروج 33;;2 میں جب موسی نے اسے دیکھا تو وہ تھیافنی تھا۔موسی خدا کو دیکھنا چاہتا تھا۔موسی نے خدا کی آواز سنی تھی۔اسے باتیں کرتے سنا تھا،اسے جھاڑی میں آگ کے ستون کی شکل میں دیکھا تھا۔اس نے کہا ’’تو کون ہے، میں جاننا چاہتا ہوں کہ تو کون ہے؟ موسی نے کہا ’’مجھے ایک بار اپنا جلال دکھا دے، میں تیرے چہرے کو دیکھنا چا

ہتا ہوں'' اس نے جواب دیا'' انسان میرے چہرہ کو دیکھ نہیں سکتا۔ میں اپنا ہاتھ تیری آنکھوں پر رکھوں گا اور تیرے پاس سے گزروں گا۔ تو میری پشت کو دیکھ سکے گا لیکن چہرہ کو نہیں''۔ سمجھے ؟ ااور جب خدا گزرا تو وہ ایک آدمی کی پشت تھی، یہ تھیافنی تھی۔ پھر جو کلام میں ہوں' موسیٰ کے پاس آیا وہ کلام تھا۔ 'میں ہوں' کلام تھا جو آگ کے ستون کی شکل میں جلتی جھاڑی میں موسیٰ کے پاس آیا۔ جس طرح کہ کلام تھیالوجی سے (معاف کیجئے) تھیافنی سے آیا، وہ بلوط کے درخت کے نیچے آدمی کی صورت میں ابرہام کے پاس آیا۔ اب وہاں پر دیکھئے۔

101 ابرہام کے پاس آدمی آیا تھا۔ وہ تین شخص تھے۔ اور وہ تینوں ایک بلوط کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے

اور غور کیجئے کہ جب اس نے ابرہام سے باتیں کیں.........وہ کیوں آیا تھا؟ ابرہام کے پاس آنے والے بیٹے کا وعدہ اور پیغام تھا۔ اس کے علاوہ وہ خدا کے کلام کا نبی تھا جو خدا کے کلام پر بھروسا کر رہا تھا اور ایک ایسی بات کو قبول کر رہا تھا جو بالکل الٹ نظر آ رہی تھی۔ دیکھئے کلام کتنا کامل ہے؟ کلام نبی کے پاس آیا۔ دیکھئے، وہاں خدا تھیافنی میں تھا اور بائبل کہتی ہے کہ کلام نبی کے پاس آیا ہے اور یہاں کلام تھیافنی میں تھا۔ اب آپ کہیں گے'' کیا وہ خدا تھا'' ابرہام نے کہا کہ وہ خدا تھا اس نے اسے ایلوہیم کہہ کر پکارا۔ اب، پیدائش کے پہلے باب میں آپ پڑھتے ہیں کہ'' ایلوہیم نے ابتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا''۔ پیدائش 18 باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ ابرہام نے اس شخص کو جو اس کے پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا، ایلوہیم کہا، وہ ابرہام کے دل کے خیالات بتا سکتا تھا۔ اس نے بتا دیا کہ سارا پچھلے خیمہ میں بیٹھی کیا سوچ رہی تھی

ابرہام نے کہا ''یہ ایلوہیم ہے''۔وہ تھیافنی کی شکل میں تھا۔کیا آپ سمجھ گئے؟

103 اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت خدا تھیافنی کی شکل میں تھا۔ابرہام نے اسے ''خداوند خدا ایلوہیم'' کہا۔ پیدائش 18 باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ درست تھا۔اب غور کیجئے کہ وہ تینوں اکٹھے آرہے تھے،لیکن جب ابرہام نے ان تینوں کو دیکھا تو کہا ''اے میرے خداوند''۔لیکن جب لوط نے ان میں سے دو کو دیکھا جو سدوم میں گئے تھے تو اس نے کہا ''اے میرے خداوند''۔کیا آپ سمجھے کہ یہ کیا

معاملہ تھا؟ پہلی بات تو یہ کہ لوط کوئی نبی نہیں تھا (یہ بالکل سچ ہے) اور نہ ہی وہ اس گھڑی کا پیامبر تھا۔اس لئے اس کے پاس خدا کا کوئی مکاشفہ نہ تھا یہ عین سچائی ہے لوط انہیں ''خداوند'' کہہ سکتا تھا۔اگر وہ ایک درجن بھی ہوتے تو وہ انہیں ''خداوندو'' کہہ سکتا تھا۔لیکن ابرہام چاہے جتنوں کو بھی دیکھ لیتا اس کے لئے ایک ہی خداوند تھا۔یہ خدا تھا۔یہ ملک صدق تھا۔

غور کیجئے کہ جب جنگ ختم ہوگئی تو ملک صدق نے اپنے فتحیاب فرزند کو پاک عشاء دی جو اس وجود کا حصہ تھا۔ذرا سوچئے۔اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہاں پاک عشاء کی تشبیہ موجود ہے جنگ کے بعد اس نے خود کو دے دیا،اس لئے کہ پاک عشاء مسیح کے بدن کا حصہ ہے۔جب جدوجہد ختم ہو جاتی ہے،جب آپ خود کو کوڑے لگا چکتے ہیں تو پھر آپ مسیح میں شامل ہوتے ہیں،اس کے وجود کا حصہ بن جاتے ہیں۔کیا آپ سمجھے؟

106 یعقوب نے ساری رات کشتی کی اور جب تک اس نے برکت نہ دی، یعقوب نے اسے جانے نہ دیا۔یہ سچ ہے۔یہ زندگی کی جنگ ہے۔اور جب جنگ ختم ہو جاتی

ہے تو پھر خدا خود کو آپ کے لئے دے دیتا ہے ۔ یہ خدا کا حقیقی فسح ہے ۔ چھوٹی سی روٹی یا صرف اس کا اظہار ہے۔ آپ کو اس میں شامل نہیں ہونا چاہئے جب تک آپ کشتی کر کے خدا کا حصہ نہ بن جائیں ۔

یاد رکھئے ، اس وقت تک پاک عشاء کی تعلیم کبھی نہ دی گئی تھی جب تک کہ یسوع مسیح کی موت کا وقت نہ آیا جو اس سے کئی سو سال بعد کا واقعہ ہے ۔ لیکن جب اس کا فرزند ابراہام فتح کر کے واپس آ رہا تھا تو ملکِ صدق روٹی اور مے لے کر اس کے استقبال کو آیا جو اس بات کا اظہار ہے کہ جب ہماری زمینی جنگ ختم ہو جائے گی تو ہم اسے آسمان پر ملیں گے اور وہاں وہ ہمیں عشاء دے گا جو شادی کی ضیافت ہو گی ۔ ''میں انگور کا یہ شیرہ دوبارہ کبھی نہ پیئوں گا جب تک تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیئوں'' ۔ کیا یہ درست ہے؟

پھر غور کیجئے کہ ملکِ صدق ابراہام سے ملنے گیا اس سے پہلے کہ ابراہام اپنے 109
گھر پہنچا۔ یہاں ہمیں کیسی خوبصورت تشبیہ مل رہی ہے۔ اس سے پہلے کہ ابراہام جنگ سے واپس آ کت اپنے گھر پہنچا ، ملکِ صدق اسے راستے میں ملا۔ ہم بھی گھر پہنچنے سے پہلے یسوع سے ملیں گے ۔ یہ بالکل درست بات ہے ۔ 2 ۔ تھسلنیکیوں ہمیں بتاتا ہے کہ ہم ہوا میں اس سے ملیں گے ۔ شام کو ٹھنڈے وقت ربقہ کی اضحاق کے ساتھ ملاقات بھی ایک خوبصورت تشبیہ ہے ۔ ہم اس کو ہوا میں ملیں گے ۔ 2 ۔ تھسلنیکیوں بتاتا ہے کہ '' کیونکہ ہم جو زندہ باقی ہوں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے ۔ کیونکہ خداوند کا نرسنگا پھونکا جائے گا اور جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے اور پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اٹھا لئے جائیں

گے تاکہ سب مل کر ہوامیں خداوند کا استقبال کریں‘‘ یہ تمام تشبیہات پوری طرح کامل ہیں۔

اگر آپ فوت ہو کر تھیافنی میں داخل ہو گئے ہوں تو پھر کیا ہوتا ہے؟ تھیافنی نجات یافتہ بدن کو اٹھالے جانے کے لئے زمین کی طرف آتی ہے۔اور اگر آپ ہوامیں ہوں تو بدن کو تھیافنی سے ملنے کے لئے لے جاتے ہیں،آپ اٹھائے جاتے اور ہوامیں خداوند سے ملنے کے لئے جاتے ہیں۔

ملکِ صدق خدا کے سوا کون ہے؟

112 اب ہم پوری وضاحت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں کہ مسافت کی زندگی کا بھید کیا ہے،موت اور مرنے کے بعد ہم کہاں جاتے ہیں۔ پہلے سے مقرر کیا جانا بھی یہاں صاف نظر آرہا ہے،اب جب ہم ان باتوں کی تعلیم دے رہے ہیں تو بڑی توجہ سے سنئے۔خدا کے ابدی مقصد کے مدارج جو خدا نے پوشیدہ رکھے تھے اب منکشف ہو چکے ہیں۔غور کیجئے کہ اب بھی کاملیت کے تین مدارج ہیں۔جس طرح خدا نے دنیا کا دیا اسی طرح اس نے کلیسیا کا کفارہ دیا۔وہ تین درجوں میں لوگوں کا کفارہ دیتا ہے۔اب دیکھئے کہ پہلا درجہ نجات ہے جیسے لوتھر نے منادی کی، دوسرا درجہ تقدیس ہے جیسے ویسلی نے تبلیغ کی اور تیسرا درجہ روح القُدس کا بپتسمہ ہے، یہ سچ ہے۔پھر اٹھائے جانے کا مقام آتا ہے۔اب،خدا نے دنیا کو نجات کیسے دی؟ جب دنیا نے پہلے گناہ کیا تو خدا نے کیا کہا،اس نے اسے پانی کے بپتسمہ سے دھویا۔یہ سچ ہے۔پھر اس نے صلیب پر سے اس پر اپنا خون ٹپکایا اور اس کو مُقدس کر کے اپنا ٹھہرایا۔اور اس کے بعد وہ کیا کرے گا؟ جیس اس نے آپ کے اندر سے تمام دنیا کو نکال

دیا اور روح القدُس کی آگ کے بپتسمہ سے سب کچھ نیا بنا دیا، اسی طرح دیا بھی آگ سے جلائی جائے گی اور لاکھوں میل کی بلندی پر موجود جراثیم بھی صاف کر دیئے جائیں گے اور ہر چیز پاک ہو جائے گی۔ اور پھر نیا آسمان اور نئی زمین ہو گی جیسے آپ یسوع مسیح میں نیا مخلوق بن جاتے ہیں جب روح القدُس آپ کو اپنے تابع کر لیتا ہے۔ دیکھئے، آپ ایسے ہی ہیں ۔ ہر چیز پوری طرح واضح نظر آ رہی ہے۔

115 ہر چیز کے تین مراحل ہیں۔ جسمانی پیدائش کے تین مراحل ہیں۔ جب کسی عورت کے بچہ کی پیدائش ہوتی ہے تو پہلے کیا واقع ہوتا ہے؟ پہلے کیا چیز بہہ نکلتی ہے؟ پانی۔ اس کے بعد کیا چیز بہتی ہے؟ خون۔ اس سے اگلا عمل کیا ہے؟ زندگی۔ یعنی زندگی پانی، خون اور روح ہے۔ پودے کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ وہ مر جاتا ہے پہلی چیز کیا نکلتی ہے؟ تنا۔ اسکے بعد کیا بنتا ہے؟ آرائشی حصہ۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ بیج کا چھلکا۔ پھر اس میں سے بیج بنتا ہے۔ بیج بننے تک اس کے تین مراحل ہیں۔ عین اسی طرح ہے۔

خدا اسے منکشف کرتا ہے۔ یہ ہمیشہ درست ہوتا ہے کیونکہ خدا اس کے سچ ہونے کو ثابت کرتا ہے۔ اس سے صاف نظر آتا ہے صرف پہلے سے مقرر کئے ہوؤں کا ہی نجات کے لئے خیال رکھا جاتا ہے۔ کیا آپ سمجھے؟ میں پھر دہراتا ہوں۔ نجات کے لئے صرف پہلے سے مقرر کئے ہوؤں کا ہی خیال رکھا جاتا ہے۔ لوگ اپنے ہی ذہن سے سوچ کر خود کو نجات یافتہ سمجھ سکتے ہیں لیکن حقیقی نجات انہی کی ہے جو پہلے سے مقرر کئے گئے ہوں۔ کیونکہ لفظ ''نجات'' کے معنی ہی ''واپس لانا'' ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟ کسی چیز کو نجات دینے کا

مطلب ہے اسے اس کے حقیقی مقام پر واپس لانا۔ ہالیلویاہ۔ اس لئے صرف پہلے سے مقرر کئے ہوؤں کو ہی واپس لایا جائے گا کیونکہ دوسرے اس جگہ سے نہیں آئے۔ سمجھے؟ یہ ہے واپس لانا۔

117 چونکہ آپ ابتدا سے اس کے ساتھ ابدی تھے، اس لئے جو ابدی زندگی اب آپ کے اندر ہے یہ اس کا وہی تصور ہے جو وہ آپ سے متعلق اپنے اندر رکھتا تھا۔ اور اس کی مرضی آپ کے اندر ہے.... مثلاً آج اس کی مجھ میں یہ مرضی تھی کہ میں پلپٹ پر کھڑا ہوں۔ اور آپ میں اس کی مرضی تھی کہ آپ یہاں نشستوں پر بیٹھے ہوں۔ یوں ہم اس کے ابدی مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ اور جس کسی نے وہ گھر چھوڑا وہ خدا کی مرضی پوری کرنے زمین پر آیا۔ کیا یہ درست ہے؟ بالکل ٹھیک۔ پس جب یہ مقصد پورا ہو جاتا ہے تو اس بدن کو جلالی حالت میں واپس لیا جاتا ہے۔ یہ پختہ ہو چکا ہوتا ہے اور اسے واپس لے لیا جاتا ہے۔

حیران ہونے کی ضرورت نہیں کہ جب وہ پولُس کا سر قلم کرنے کے لئے جگہ تیار کر رہے تھے تو پولُس کہہ سکا ''اے موت، تیرا ڈنگ کہاں رہا؟ اے قبر تیری فتح کہاں گئی؟'' مگر خدا کا شکر ہو جو ہمیں فتح بخشتا ہے۔ اس نے کہا ''اے موت، مجھے بتا کہ تو کیسے مجھے قابو میں رکھ سکے گی۔ اے قبر، مجھے بتا کہ تو کیسے مجھ پر گرفت ڈالے گی، کیونکہ میرے اندر ہمیشہ کی زندگی ہے''۔ آمین۔ اس نے اسے پہچان لیا تھا۔ موت، عالمِ ارواح یا قبر کوئی چیز اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی تھی۔ اور ہم جو ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں ہمیں بھی کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ پولُس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے اندر ہمیشہ کی زندگی ہے۔

119 جیسے شبنم کا ننھا سا قطرہ ہوتا ہے۔ اگر میں اسے سمجھتا ہوں.... میں کیمسٹری (علمِ کیمیا) کے متعلق زیادہ نہیں جانتا لیکن یہ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ فضا کی نمی مجتمع ہوجائے۔ اور جب رات سرد اور تاریک ہوجاتی ہے تو یہ آسمان سے زمین پر گرتی ہے۔ یہ کسی اور جگہ سے گرتی ہے۔ لیکن اگلی صبح ہونے سے پہلے یہ ننھا قطرہ وہاں پڑا کانپ رہا ہوتا ہے۔ لیکن جونہی سورج طلوع ہوتا ہے تو یہ چمکنے لگ جاتا ہے۔ یہ خوش ہوتا ہے۔ کیوں؟ سورج اسے وہاں واپس پہنچانے کے لئے آتا ہے جہاں سے یہ گرا ہوتا ہے۔ اور یہی معاملہ ایک مسیحی کا ہے۔ ہالیلویاہ۔ ہم جانتے ہیں کہ جب ہم خدا کی حضوری میں چل رہے ہوں تو ہمارے اندر سے کوئی چیز کہتی ہے کہ ہم کسی اور جگہ سے آئے ہیں اور ہم اس قوت کے باعث جو ہمیں کھینچ رہی ہے اس جگہ واپس جارہے ہیں۔

شبنم کا ننھا قطرہ دمکتا، چمکتا اور با آوازِ بلند پکارتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اوپر سے آتا ہے اور سورج اسے دوبارہ اوپر کھینچ لے جانے کے لئے آیا ہے۔ اور کوئی آدمی جو خدا کا ارادہ ہو، خدا سے پیدا ہوا ہو، جب اس کا تعلق خدا کے بیٹے کے ساتھ قائم ہوجائے تو اسے معلوم ہوجاتا ہے کہ کسی دن اسے اوپر کھینچ لیا جائے گا۔ ''اور میں اگر زمین سے اونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنی طرف کھینچوں گا'' آمین۔

121 اب غور کیجئے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ ملکِ صدق کون تھا اور مریم کیوں اس کی ماں نہیں تھی۔ اسی لئے اس نے اسے ماں نہیں بلکہ عورت کہہ کر مخاطب کیا۔ اس کا کوئی باپ نہ تھا کیونکہ وہ خود باپ تھا، ابدیت کا باپ، ایک میں تین۔ اس کی کوئی ماں نہ تھی۔ یقیناً

نہیں۔

اس کا کوئی باپ نہ تھا کیونکہ وہ خود باپ تھا۔جیسے ایک دفعہ شاعر نے یسوع کی بڑی تعریف کرتے ہوئے کہا۔اس نے کہا۔

میں ہوں جس نے دی تھی صدا
موسیٰ کو جلتی جھاڑی سے

میں ہوں خدا ابراہام کا
صبح کا روشن ستارہ ہوں میں!

الفا،اومیگا، ہوں اول، آخر
میں ہی تو ہوں بس تخلیقِ کل

یسوع مسیح ہے نام میرا
کون ہوں میں تم کہتے ہو کیا!

کہاں سے میں آیا تم کہتے ہو کیا؟
جانتے ہو کیا تم باپ کو میرے
نام کیا ہے اس کا؟ بتاؤ مجھے!

(ہیلیلو یاہ)وہ باپ کا نام ہے ۔"میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے ۔" سمجھے؟ یقیناً وہ آج،کل بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

یہ ملکِ صدق مجسم ہوا۔جب وہ بنی بن کر آیا تو اس نے خود کو ابن آدم کے طور پر

ظاہر کیا۔ وہ تین ناموں سے بیٹا بن کر آیا یعنی ابن آدم، ابن خدا اور ابن داؤد۔ جب وہ زمین پر تھا تو کلام کو پورا کرنے کے لئے وہ ایک آدمی بنا، جیسا کہ موسیٰ نے کہا تھا ''خداوند تمہارا خدا تم میں سے میری مانند ایک بنی برپا کرے گا۔'' اس لئے اسے ایک بنی بن کر آنا تھا۔ اس نے کبھی نہیں کہا کہ ''میں خدا کا بیٹا ہوں''۔ اس نے کہا ''میں ابن آدم ہوں۔ کیا تم ابن آدم پر ایمان لاتے ہو؟'' کیونکہ جو کچھ وہ اس وقت تھا اسی مقام کی گواہی اسے دینا تھی۔ وہ بیٹے کے ایک اور نام ابن خدا یعنی نظر نہ آنے والی روح کے طور پر آچکا ہے۔ اور جب وہ اپنے تخت پر بیٹھنے کے لئے دوبارہ آئے گا تو ابن داؤد کے طور پر آئے گا۔

125 جب وہ یہاں تھا اور جسم میں آیا تھا تو وہ ابن آدم کہلایا۔ اس نے خود کو ابن آدم یا نبی حیثیت سے کس طرح دنیا پر ظاہر کیا؟

ایک دن میں پطرس اور اس کے بھائی اندریاس کی کہانی سنا رہا تھا۔ وہ ماہی گیر تھے اور ان کا باپ یوناہ بڑا پرایماندار تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دن وہ کشتی کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اس نے کہا ''بیٹو، تم جانتے ہو کہ جب ہمیں مچھلی کی ضرورت ہوتی تھی۔ تو ہم کس طرح دعا کرتے تھے (وہ ور ماہی گیر تھے)۔ ہم اپنی روزی کے لئے یہواہ پر بھروسا کرتے تھے۔ اب بوڑھا ہو رہا ہوں۔ اور اب میں تم لڑکوں کے ساتھ زیادہ عرصہ نہیں رہ سکوں گا۔ میں ہمیشہ درست ایمانداروں کا ساتھ دیا ہے، اور اس وقت کا انتظار کیا ہے جب مسیح ظاہر ہو گا۔ ہمارے پاس ہر قسم کے جھوٹے مسیح آئے ہیں لیکن ایک دن حقیقی مسیح آئے گا۔ اور جب وہ اۓ تو میں نہیں چاہتا کہ تم لڑکے دھوکہ کھا جاؤ۔ یہ مسیح ہرگز عالم نہ ہوگا بلکہ وہ بنی ہوگا اس لئے

کہ جس بنی موسیٰ کی ہم پیروی کرتے ہیں اس نے یہی کہا تھا'' اب کوئی یہودی اپنے بنی کا یقین کریگا۔ اسے یہ بات سکھائی گئی ہے۔ اور اگر کوئی بنی اس طرح کی بات کرے تو وہ سچی ہو گی۔ لیکن خدا نے کہا تھا'' اگر تم میں کوئی یا روحانی ہو تو میں خدا خود اس پر ظاہر کرونگا۔ اور کچھ وہ کہے اگر وہ وقوع میں آئے تو تم اس کی سننا اور اس کا خوف ماننا۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو تم اس کی نہ سننا''۔ سمجھے؟ پس وہاں ایک بنی کو ظاہر ہونا تھا۔

127 پس موسیٰ جو ثابت شدہ بنی تھا، اس نے کہا تھا کہ'' خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے درمیان میری مانند ایک بنی برپا کرے گا۔ اور وہ سب جو اس کی نہیں سنیں گے لوگوں میں سے کاٹ ڈالے جائیں گے'۔ اس لئے اے نچو، یادرکھو کہ عبرانی

ہوتے ہوئے ہم خدا کے ثابت شدہ نبیوں کا یقین کرتے ہیں''۔

اب بڑے غور سے سنئے۔ اسے سمجھے سے قاصر نہ رہنا۔ یوناہ نے کہا'' جب مسیح آئے گا تو تم اسے پہچان لوگے کیونکہ وہ بنی ہوگا۔ اب میں کہتا ہوں کہ ملاکی کے بعد چارسو سال گزر گئے ہیں اور کوئی بنی نہیں آیا۔ لیکن مسیح آئے گا''۔

اور اس کی وفات کے چند سال بعد ایک دن اس کا بیٹا اندریاس ساحل پر پھر رہا تھا کہ اس نے بیابان سے ایک جنگلی آدمی کو کہتے سنا کہ'' مسیح اس وقت تمہارے درمیان موجو دہے'' وہ عظیم عقاب جس نے بیابان میں پرورش پائی، وہاں پرواز کرتے ہوئے کہا'' مسیح عین تمہارے درمیان موجود ہے۔ میں اسے دیکھوں گا کیونکہ میں آسمان سے ایک نشان پورا

ہوتے دیکھوں گا'' ایک دن اس نے کہا'' دیکھو، یہ خدا کا برہ ہے جو جہان کے گناہ اٹھا لے جاتا ہے''۔

اندریاس اپنے بھائی کو تلاش کرنے گیا۔ اس نے کہا'' شمعون، میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ چلو، ہم نے مسیح کو پا لیا ہے''۔

''اندریاس، ابھی چلتے رہو، تم اس سے بہتر جانتے ہو''۔

''ہاں میں جانتا ہوں مگر وہ آدمی مختلف ہے''۔

وہ کہاں ہے؟ وہ کہاں سے آئے گا؟''

''ناصرت کا یسوع''۔

''اس چھوٹے گنہگار شہر سے؟ وہ ایسے گنہگار اور گندے اور گنہگار مقام سے نہیں آ سکتا''۔ اندریاس نے کہا'' چل کر دیکھ لے''۔ بالآخر ایک دن اس نے اسے چلنے کے لئے قائل کر لیا۔ پس جب وہ اس مسیح یعنی یسوع کے سامنے آیا جو کھڑا لوگوں سے کلام کر رہا تھا، جونہی شمعون اس کے سامنے آیا تو اس نے کہا'' تیرے نام شمعون ہے اور تو یوناہ کا بیٹا ہے'' یہ بات کام دکھا گئی۔ اس نے بادشاہی کی کنجیاں حاصل کر لیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اسے علم تھا کہ یہ شخص اسے نہیں جانتا تھا۔ اس نے کس طرح اسے اور اس کے راستباز باپ کا جان لیا جس نے اسے سکھایا تھا کہ اسے طرح مسیح پر ایمان لانا ہوگا؟

130 وہاں ایک اور آدمی کھڑا تھا جس کا نام فلپس تھا۔ وہ حقیقی جوش سے بھر گیا۔ وہ ایک اور آدمی کو جانتا تھا جس کے ساتھ مل کر وہ بائبل پڑھا کرتا تھا۔ وہ پہاڑی کا چکر کاٹ کر گیا

اور اسے وہ شخص اپنے زیتون کے باغ میں مل گیا۔ وہ گھٹنوں کے بل جھکا دعا کر رہا تھا۔ انہو ں نے بائبل کے بہت سے سبق مل کر پڑھے تھے۔ پس جب وہ دعا کر چکا تو اس نے قریب آ کر کہا ''چل کر دیکھ کہ ہمیں کون مل گیا ہے، وہ ناصرت کے یوسف کا بیٹا یسوع ہے۔ یہی وہ مسیح ہے جس کے ہم متلاشی ہیں''۔

اب میں نتن ایل کی آواز محسوس کر سکتا ہوں کہ اس نے کہا ''فلپس تو آخری کنا رے سے آگے نکل گیا ہے۔ کیا ایسا ہی نہیں؟''

''ہرگز نہیں۔ اب میں تجھے بتاتا ہوں۔ تو جانتا ہے کہ ہم مل کر بائبل کا مطالعہ کرتے رہے ہیں ، نبی نے کیا بتایا ہے کہ مسیح کیسا ہوگا؟''

''وہ ایک نبی ہوگا''۔

''کیا تجھے شمعون نامی وہ بوڑھا مچھیرا یاد ہے جس سے تو مچھلیاں خریدتا ہے۔ جس نے اتنی تعلیم بھی حاصل نہیں کی کہ اپنا نام ہی لکھ سکے''۔

''ہُوں، ہُوں''

''وہ آیا اور پتا ہے کیا ہوا؟ ناصرت کے یسوع نے اسے بتا دیا کہ اس کا نام شمعون ہے، اس نے اس کا نام بدل کر پطرس رکھ دیا جس کا

مطلب ہے چھوٹا پتھر، اس نے اسے یہ بھی بتا دیا کہ اس کے باپ کا نام کیا تھا''۔

نتن ایل بولا ''میں یہ نہیں جانتا۔ پر کیا ناصرت میں سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟''

فلپس نے کہا ''ہمیں بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں، چل کر دیکھ لے'' یہ اچھا خیال ہے

۔آؤاور دیکھو۔پس فلپس نتن ایل کو لے کر آ گیا۔اور جب وہ وہاں پہنچا تو شاید یسوع کھڑا کلام کر رہا ہو یا شاید دعائیہ قطار میں بیماروں کے لیے دعا کر رہا ہو،اور جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں یسوع تھا تو یسوع نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور کہا''دیکھو، یہ حقیقی اسرائیلی ہے جس میں ہرگز مکر نہیں''۔

134 اب آپ کہیں گے''اس کے لباس نے اس کی پہچان کرائی''۔نہیں نہیں ۔تمام مشرقی لوگ ایک سا لباس پہنتے تھے۔شاید وہ شام یا کسی اور ملک سے ہو اور اس کی داڑھی اور لباس ویسا ہی ہو۔

یسوع نے کہا''دیکھو،ایک حقیقی اسرائیلی ہے جس میں مکر نہیں''۔

دوسرے الفاظ میں ایک دیانتدار اور مخلص آدمی تھا۔اس سے نتن ایل کا غبار دور ہو گیا۔اس نے کہا''ربی (یعنی اے استاد) تو مجھے کب سے جانتا ہے؟ تو نے کہاں سے جانا کہ میں یہودی ہوں؟ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں دیانتدار ہوں اور مجھ میں کوئی مکر نہیں''۔

یسوع نے اس سے کہا''اس سے پہلے کہ فلپس تجھے ملا، جب تو درخت کے نیچے تھا تو میں نے تجھے دیکھا تھا''۔یہ ایک روز قبل ملک کی دوسری طرف پندرہ میل دور کی بات تھی۔اس نے کیا جواب دیا؟''اے ربی تو خدا کا بیٹا ہے،تو اسرائیل کا بادشاہ ہے''۔

137 لیکن وہیں بنے سنورے، کلف لگے لباس والے کاہن بھی موجود تھے،''یہ شخص بعل زبوب ہے، نجومی ہے''۔یسوع نے کہا''میں تمہیں معاف کرتا ہوں''۔یاد رکھئے انہوں نے یہ بات بلند آواز سے کبھی نہ کہی تھی بلکہ اپنے دلوں میں کہی تھی۔اور اس نے ان

کے خیالات جان لئے۔ یہ سچ ہے۔ بائبل یہی کہتی ہے۔آپ چاہیں تو اسے ٹیلی پیتھی کا نام دے لیں لیکن یسوع نے ان کے دلوں کے خیالات بتا دیئے۔اوراس نے ان سے کہا ''اس کے لئے میں تو تمہیں معاف کر دوں گا لیکن (میرے جانے کے بعد) کسی روز روح القدُس آئے گا اور یہی کام کرے گا اوراس کے خلاف بولا گیا ایک لفظ بھی نہ اس جہان میں معاف کیا جائے گا نہ آنے والے جہان میں''۔اب، وہ یہودی لوگ تھے۔

140 پھر ایک دن اسے سامریہ جانا پڑا۔لیکن اس سے پہلے کہ ہم اسے سامریہ میں دیکھیں ،ہمیں ایک عورت نظر آتی ہے ۔ یا جب ایک دن وہ اس دروازہ سے جو خوبصورت کہلاتا ہے گزرا تو وہاں پڑے ہوئے ایک شخص نے شفاء پائی۔یسوع نے اس کا حال جان کر اس سے کہا'' اپنی چار پائی اٹھا اور اپنے گھر چلا جا''۔اس نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گیا۔پھر ہم یہودیوں کو دیکھتے ہیں کہ ان میں سے بعض نے اسے قبول کیا، کچھ اس پر ایمان لائے لیکن کچھ ایمان نہ لائے۔وہ اس پر ایمان کیوں نہ لائے؟ اس لئے کہ ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کیے ہوئے نہ تھے۔وہ اس ارادے کا جزو نہ تھے۔

اب یاد رکھئے کہ یہ کاہن اور عظیم لوگ تھے۔ان ماہرینِ علمِ الٰہیات اور کاہنوں کے متعلق جن کی زندگی میں کوئی عیب نہ تھا۔یسوع نے ان سے کہا ''تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور تم اسی کے سے کام کرو گے۔اگر تم خدا سے ہوتے تو مجھ پر ایمان لاتے۔اگر تم میرا یقین نہیں کر سکتے تو ان کاموں کا ہی یقین کرو۔ وہ کام گواہی دیتے ہیں کہ میں کون ہوں۔

اب بائبل کہتی ہے کہ یسوع مسیح کل، آج اور ابد تک یکساں ہے۔ یسوع نے کہا تھا ''جو کوئی مجھ پر ایمان لائے گا وہی کام کرے گا جو میں کرتا ہوں''۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟ غور کیجئے کہ وہ حقیقی ملکِ صدق تھا۔

143 پھر غور کیجئے۔ لوگوں کی صرف تین نسلیں ہیں۔ آپ نے سن رکھا ہوگا کہ میں علیٰحدگی پسند ہوں۔ میں ہوں۔ تمام مسیحی
علیٰحدگی پسند ہیں۔ رنگ کے لحاظ سے علیٰحدگی نہیں بلکہ روح کی علیٰحدگی۔ کسی آدمی کی جلد کے رنگ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ پیدائشی اعتبار سے خدا کا فرزند ہے۔ مگر ایک مسیحی کے لئے خدا نے کہا ''ان میں سے نکل کر الگ رہو تو میں تمہیں قبول کرلوں گا''۔ وہ گندگی سے علیٰحدگی اختیار کرتا ہے۔ وہ غلط اور درست میں امتیاز کرتا ہے۔ لیکن آپ غور کریں کہ اس زمانے میں نسلی امتیاز موجود تھا یعنی سامریوں کے ساتھ۔ اور اگر ہم بائبل پر ایمان رکھتے ہیں تو زمین پر آدمیوں کی صرف تین نسلیں ہیں یعنی سم، حام اور یافت کے لوگ۔ یہ نوح کے تین بیٹے تھے۔ ہم سب انہی میں سے نکلے۔ یہ سچ ہے۔ یوں ہمارا سلسلہ آدم سے جا ملتا ہے جس کے سبب ہم سب بھائی ہیں۔ بائبل کہتی ہے کہ ''خدا نے تمام اقوام کو ایک ہی خون سے پیدا کیا'' خون کے بہاؤ کے اعتبار سے ہم سب آپس میں بھائی ہیں۔ کالے رنگ کا آدمی کو اور اسفید آدمی کالے آدمی کو خون دے سکتا ہے۔ سفید آدمی اپنا خون زرد رنگ جاپانی کو، یا ہندوستانی، یا سرخ رنگت والے کو یا کسی بھی دوسرے آدمی کو دے سکتا ہے۔ اس کا خون دوسرے کو دیا جا سکتا ہے کیونکہ ہم سب ایک ہی خون سے ہیں۔ ہماری جلد کا رنگ یا، ہماری رہائش کا علاقہ کو

ئی فرق پیدا نہیں کرتا۔ لیکن ہماری علیٰحدگی اس وقت ہوتی ہے جب ہم دنیا میں سے نکلتے ہیں جیسے خدا نے اسرائیل کو مصر میں سے نکالا۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم دنیا کے کاموں سے علیٰحدگی کی اختیار کرتے ہیں۔

145 حام، سم اور یافت کے لوگ تھے۔ اور اگر ہم نسب ناموں کو دیکھنے کے لئے وقت حاصل کر سکتے تو ہم دیکھ سکتے تھے کہ اینگلو سیکسن کہاں سے آیا۔ وہ سامری یہودی تھا۔ یعنی آدھا یہودی اور آدھا غیر قوم جس نے بلعام کی بات مانتے ہوئے موآب میں غیر قوم سے شادی کر لی۔ وہ سامری تھے۔ وہ یہودی بھی تھے اور غیر قوم بھی۔ اب، اینگلو سیکسن لوگوں کا اس چیز کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہ تھا۔ ہم کسی مسیح یا اور کسی بات پر ایمان نہ رکھتے تھے۔ ہم کسی کے منتظر نہ تھے۔ ہمیں بعد میں اندر لایا گیا۔ یسوع اپنوں کے پاس آیا اور انہوں نے اسے قبول نہ کیا اس نے اپنے شاگردوں سے کہا ''غیر قوموں کی طرف نہ جانا بلکہ اسرائیل کی گمراہ بھیڑوں کے پاس جانا'' وہ خود بھی اسرائیل کی گمراہ بھیڑوں کے پاس گیا۔ اور دیکھئے کہ اس نے یہودیوں کے سامنے خود کو ابن آدم کے طور پر متعارف کرایا۔ انہوں نے اسے رد کر دیا۔ سامری جو نصف یہودی اور نصف غیر قوم تھے، وہ بھی ایمان لائے اور وہ مسیح کا انتظار کر رہے تھے۔ لیکن ہم نہیں کر رہے تھے۔ ہم بت پرست تھے اور بوجھ تلے دبے ہوئے تھے۔ ہم بتوں کی پوجا کرنے والے غیر قوم تھے۔

146 لیکن ایک دن (یوحنا 4 باب کے مطابق) اسے یریحو جانے کے لئے سامریہ کے پاس سے گزرنا پڑا۔ لیکن وہ سامریہ کے باہر سے ہو کر گزرا۔ جب وہ وہاں سے گزر رہا تھا

تو وہ ایک شہر سوخار کے باہر ایک کنویں پر بیٹھ گیا۔ اگر آپ کبھی وہاں گئے ہوں تو وہ کنواں اس طرح کا ایک کھلا منظر ہے ۔ وہاں ایک مشترکہ چشمہ تھا جہاں سب لوگ آتے تھے ۔عورتیں صبح کے وقت آتی تھی ۔انہوں نے پانی کے گھڑے اٹھائے ہوتے تھے ایک گھڑا وہ سر پر اٹھا لیتی تھیں اور دوسرا کولہے پر اور آپس میں باتیں کرتی ہوئی بالکل سیدھی ہو کر چلتی تھیں لیکن پانی کا ایک قطرہ بھی گرنے نہ دیتی تھیں ۔پس وہ لوگ اس جگہ پر آتے رہتے تھے

اس وقت دن کے گیارہ بجے کا عالم تھا اس نے اپنے شاگردوں کو کھانا اور دیگر ضروریات زندگی لینے کے لئے شہر کی طرف ۔

جب وہ گئے ہوئے تھے تو ایک بری شہرت رکھنے والی عورت آئی ۔اب ہم اسے ''سرخ بتی'' یا فاحشہ کہیں گے ۔اس کے بہت سے خاوند تھے ۔

148 گیارہ بجے کے قریب جب یسوع وہاں بیٹھا تھا تو وہ عورت کنویں پر آئی ۔وہ کنواریوں کے ساتھ نہیں آسکتی تھی جب وہ صبح نہانے دھونے کے لئے پانی لینے آتی تھیں ۔اسے انتظار کرنا پڑتا جب تک وہ سب چلی نہ جاتیں ۔وہ آپس میں نہیں ملتی تھیں جیسے وہ اب نہیں ملتیں ۔اس پر نشان لگ چکا تھا ۔اس لئے وہ اس وقت پانی بھرنے کو آئی ۔اس نے زنجیر نکالی ،ڈول کو کنڈے میں اٹکایا اور اسے نیچے چھوڑ دیا ۔اس نے کسی کو کہتے سنا '' اے عورت مجھے تھوڑا پانی پلا دے '' اب دیا رکھئے کہ یہ ملک صدق تھا ۔یہ کل کا یسوع تھا ۔یہ ابن آدم تھا ۔ عورت نے گھوم کر دیکھا اور اسے ایک یہودی نظر آیا ۔اس نے کہا '' خداوند یہ عورت دکھائی نہیں دیتا کہ ایک یہودی سامری سے کوئی چیز مانگے ۔میں سامری عورت ہوں اس لئے تو

اپنے ،مقام سے ہٹ کر بول رہا ہے۔ تجھے میرے ساتھ اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ ہمارا آپس میں کوئی لین دین نہیں ہوتا'' یسوع نے اس سے کہا'' اگر تجھے معلوم ہوتا کہ تجھ سے پانی مانگنے والا کون ہے تو تو اس سے پانی مانگتی۔ عورت نے کہا'' تو پانی کیسے نکالے گا ؟ پانی نکالنے والی کوئی چیز تیرے پاس ہے نہیں اور کنواں گہرا ہے''

یسوع نے کہا'' جو پانی میں دیتا ہوں وہ زندگی کا پانی ہے اور اس سے ہمیشہ کی زندگی چشمے پھوٹ نکلتے ہیں'' وہ اس سے باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ اسے اس عورت کی حالت معلوم ہو گئی ۔اور غور سے دیکھئے کہ پھر اس نے عورت سے کیا کہا کہ'' جا اپنے شوہر کو بلا لا''

اور عورت نے جواب دیا'' میرا تو کوئی شوہر نہیں''

یسوع نے اس سے کہا'' یہ تو نے سچ کہا کیونکہ تو پانچ شوہر کر چکی ہے اور جس کے ساتھ تو اب رہ رہی ہے وہ تیرا شوہر نہیں۔ تو نے یہ بات سچ کہی''

اس عورت اور کاہنوں کے اس گروہ میں فرق ملاحظہ کیجئے۔ وہ خدا کے متعلق اتنا جانتی تھی جتنا وہ کاہنوں کا گروہ بحیثیت مجموعی جانتا ہوگا۔

153 عورت نے کہا'' خداوند، مجھے ایسا لگتا ہے کہ تو کوئی نبی ہے۔ چار سو سال سے ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ اب ہم جانتے ہیں کہ مسیح آ رہا ہے اور جب وہ آئے گا تو ہمیں سب باتیں بتائے گا''

یہ مسیح کا نشان تھا، اس لئے کہ وہ ابن آدم تھا۔ عورت نے کہا'' مسیح ہمیں سب باتیں بتائے گا ۔پس تو اس کا بن ہوگا''۔

یسوع نے کہا ''میں وہی ہوں''۔کوئی اور شخص یہ الفاظ نہ کہہ سکتا تھا۔عورت نے پانی کا گھڑا وہیں پھینکا اور شہر کی طرف بھاگ گئی اور لوگوں سے کہنے لگی ''آؤ اس آدمی کو دیکھو جس نے میرے سارے کام مجھے بتا دیئے۔کیا یہی مسیح نہیں ہے؟''۔اب یاد رکھئے کہ میرے خدا نے غیر قوموں کی نسل کے آخر میں یہی کرنے کا وعدہ کیا تھا۔یہودی چار ہزار سال سے مسیح کا انتظار کر رہے تھے چار ہزار سال سے وہ اسکی آمد کی تعلیم دے رہے تھے، اور جب اسے وہاں آنا تھا تو اس کیا کرنا تھا، وہ یہ دیکھنے میں ناکام ہوگئے۔وہ اسے پہچاننے میں ناکام ہو گئے۔اور جب وہ تھیافنی کی حالت میں تھا تو اس نے بائبل کی تشبیہات میں خود کو ظاہر کیا کہ وہ کیا کریگا۔اور جب وہ جسم میں آیا اور انکے درمیان رہا تو وہ اسے پہچاننے میں ناکام رہے، اور اسکے کاموں کو شیطان کے کام کہا۔

۱۶۵ اب، رسولوں کے بعد رومن کیتھولک کلیسیا میں سے گزرتے ہوئے ہم دو ہزار سال سے تعلیم پا رہے ہیں۔ہم رومن کیتھولک دور کے عقائد اور باقی چیزوں میں سے گزرے، اور پھر لوتھر کا زمانہ آیا، پھر ویسلی کا یا باقبول کا زمانہ آیا اور نوسو مختلف تنظیمیں بن گئیں۔نیچے آتے ہوئے ان تمام زمانوں میں تعلیم پاتے رہے۔اس نے وعدہ کر رکھا تھا کہ آخری زمانہ سے پہلے دنیا کی حالت دوبارہ سدوم اور عمورہ جیسی ہو جائے گی۔''جیسا سدوم کے دنوں میں ہوا ویسا ہی آخری دنوں میں بھی ہوگا جب ابن آدم دوبارہ اپنے آپ کو ظاہر کرے گا''۔[ٹیپ پر خالی جگہ...ایڈیٹر] ''تھوڑی دیر میں دنیا مجھے نہیں دیکھے گی لیکن تم مجھے دیکھو گے کیونکہ میں (میں، صیغہ واحد متکلم ہے)..........کیونکہ میں دنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ بلکہ

تمہارے اندر ہوں گا''۔ وہ کل، آج اور ابد تک یکساں ہے۔

اب آپ نے دیکھا کہ سامری درحقیقت .....میرے رات کے پیغام میں ہاجرہ کی برگشتہ تشبیہ تھے۔ یہودی سارہ سے یا رہائی تھے لیکن غیر قومیں مقدسہ مریم شاہی نسل سے ہیں ،ابرہام کی شاہی نسل سے۔

۵۸۱ اب یہ وعدہ ہے کہ یہی مسیح آخری دنوں میں پھر آئے گا اور اپنے آپ کو ابن آدم کے طور پر ظاہر کرے گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ کل، آج اور ابد تک یکساں ہے۔ اور اگر اس نے یہودیوں کو ان کی تعلیمات کے ساتھ جانے دیا اور انہیں مسیح کا نشان دیا، اور پھر غیر قوموں کی تعلیم کے آخر تک پہنچا۔ اور اگر وہ ان کو اس کے علمِ الٰہیات کے ساتھ قبول کرے تو وہ عادل نہیں ہوگا۔ ان کے ساتھ بھی اسے وہی کچھ کرنا ہوگا کیونکہ عبرانیوں 8;13 میں بائبل کہتی ہے کہ• وہ یکساں ہے۔ اور ملاکی ۴ باب اور دیگر حوالوں میں اس کا دعدہ ہے کہ آخری زمانے میں کلیسیا اور دنیا کی یہ حالت ہوگی جو آج ہم دیکھتے ہیں۔

دنیا کو دیکھئے ۔سدوم کی حالت پر غور کیجئے ۔ مقامات پر زلزلوں اور دیگر واقعات کو دیکھئے۔کلیسیا کو جواب بابل کی تعلیم کے اندر ہے۔ اس کے اندر کام کرنے والے پیامبر اورل رابرٹس اور بلی گراہم (   ) کو دیکھئے۔ پہلی بار جب ہم نے تمام کلیسیاؤں کے لئے پیغام حاصل کیا تو پیامبر کے نام کے آخر میں ہام (   ) آتا تھا جیسے ابرہام (   ) جس میں سات حروف ہیں۔ گراہم (   )
میں چھے حروف ہیں۔ وہ کہاں پر ہے؟ وہ دنیا میں ہے۔ چھے آدمی کا عدد ہے۔ انسان چھٹے

دن تخلیق کیا گیا تھا۔لیکن سات خدا کا عدد ہے۔

١٦٠ سدوم کے اندران کی حالت پر نظر کیجئے۔ان کے پیامبران کے ساتھ کلام کر رہے ہیں ۔لیکن ابرہام کی وہ شاہی نسل کہاں پر ہے؟ ان کا نشان کہاں پر ہے جو یسوع نے کہا تھا کہ ''جیسا سدوم کے دنوں میں ہوا''یعنی خدا نیچے آیا اور انسانی بدن میں ظاہر ہوا، اس نے بتایا کہ سارہ خیمہ میں بیٹھی اپنے دل میں کیا سوچ رہی تھی ، یہ غیر قوموں کے آگ سے برباد ہونے سے پہلے آخری نشان تھا اور اس سے پہلے کہ تمام دنیا بربار کی جائے کلیسیا کو یہ آخری نشان مل گیا ہے۔غیر قوموں کی س آگ اور خدا کے غضب سے برباد کی جائے گی، کیا آپ اس پر ایمانر کھتے ہیں؟

ملک صدق بدن تھا، اس نے خود کو ایک جسم میں ظاہر کیا اور بعد میں وہ مجسم ہوا۔اور اب آج رات وہ کل، آج بلکہ ابد تک یکساں ہے، کیا آپ اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ آیئے دعا کریں۔

163 پیارے خدا، میں تیرے کلام کا یقین کرتا ہوں جس میں تو نے کہا کہ تو کل اور آج اور ابد تک یکساں ہے۔اور خداوند، میں خلوص

دل سے جانتا ہوں کہ کچھ وقوع میں آنے والا ہے۔ میں ٹھوس انداز سے اس کی شناخت نہیں بتا سکتا۔ خداوند میں کچھ کہنے سے ڈرتا ہوں۔تو اپنے خادموں کے دلوں سے واقف ہوتا ہے۔تمام زمانوں کے دوران کتنی ہی بار تو نے کوئی نہ کوئی چیز بھیجی اور لوگ اسے پہچاننے میں ناکام رہے۔خدا نے پہلے جو کچھ کیا اس کے لئے انسان ہمیشہ اس کی تعریف کرتا ہے، اور جو کچھ خدا کرنے کو ہوتا ہے اسے انسان بیان بھی کرتا رہتا ہے لیکن جو کچھ وہ موجودہ وقت

میں کر رہا ہوتا ہے اسے انسان نظر انداز کر جاتا ہے۔ ہر زمانے میں یہی ہوا۔ رومن کلیسیا سینٹ پٹیرک کو خدا کے نبی کے طور پر پہچاننے میں کیوں ناکام رہی؟ انہوں نے جون آف آرک کو کیوں ہلاک کیا جبکہ وہ نبیہ تھی اور اسے جادوگرنی کہہ کر آگ میں جلا دیا؟ خداوند یہ ہمیشہ گزر گیا۔ تو نے اسے حکیموں اور عقل مندوں سے چھپایا۔ اسی لئے تو نے ان کاہنوں سے کہا "تم نبیوں کی قبروں کو سجاتے ہو اور ان کو قبروں میں پہنچانے والے بھی تم ہی تھے" جب نبی گزر جاتے تو لوگوں کو اپنی غلطی نظر آتی۔ خداوند تو جس روپ میں بھی آیا انہوں نے ہمیشہ تجھے ستایا۔

165 خدایا، آج رات میں پھر تجھ سے دعا مانگتا ہوں۔ کل ہمیں ٹیوسان کی طرف جانا ہے۔ ہمیں دنیا کے دیگر حصوں اور دوسرے شہروں میں بھی اس کی منادی کرنا ہے۔ لیکن پیارے خدا، آج رات یہاں اسے ناواقف لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے کلام کی منادی تو سنی ہوگی لیکن کلام کو پورا ہوتے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ جیسا کہ میں نے شروع میں تجھ سے مانگا کہ جب وہ شاگرد کلیوپاس اور اس کا ساتھی اماؤس کی سڑک پر چلے جا رہے تھے تو تُو نے ان کے سامنے کلام کی منادی کی۔ تُو نے ان سے کہا "بے سمجھو اور سست اعتقادو، کیا تم نہیں جانتے کہ مسیح کو اپنے جلال تک پہنچنے کے لئے ان تکلیفوں کا اٹھانا ضرور تھا"۔ لیکن وہ پھر بھی تجھے پہچان نہ سکے۔ لیکن جب رات ہوگئی تو انہوں نے تجھے اندر آنے کی دعوت دی۔ جب اس چھوٹی سی سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ بند ہوگیا تو تُو نے وہی کام کیا جو تُو نے مصلوب ہونے سے پیشتر کیا تھا۔ تب انہوں نے پہچانا کہ تو مسیح ہے جو مردوں میں سے جی

اٹھا ہے۔ تُو فوراًان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ وہ فی الفور بھاگے اور جا کر شاگردوں کو بتایا کہ ''خداوند درحقیقت جی اٹھا ہے''۔

خداوند باپ، میرا ایمان ہے کہ تُو آج بھی زندہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تُو زندہ ہے۔ تُو نے بارہا یہ ہم پر ثابت کیا ہے۔ خداوند، کیا تُو ایک بار اور ہماری خاطر ایسا کرے گا؟ اگر ہم نے تیری نگاہ میں فضل پایا ہے تو ایک بار تُو ایسا ہی کر۔ میں تیرا خادم ہوں۔ یہاں یہ سب تیرے خادم ہیں۔ خداوند، میں نے جو کچھ بھی بیان کیا ہے یہ اس سے زیادہ نہیں۔ تیرا ایک لفظ میرے ان پانچ راتوں کے پیغامات سے بڑھ کر ہے تیرا ایک ہی لفظ ان سے بڑھ کر ہوگا۔ خداوند کیا تُو نہیں بولے گا کہ یہ لوگ جان لیں کہ میں نے سچائی بیان کی ہے؟ اے خدا، یہ بخش دے۔ میں یسوع کے نام میں مانگتا ہوں کہ ایک بار پھر تُو یہی کر۔ آمین۔

167 اب، میں آپ لوگوں کو نہیں جانتا۔ میں چند لوگوں سے واقف ہوں۔ میں اس لڑکے کو جانتا ہوں جو یہاں بیٹھا ہے۔ میں یہاں بیٹھے ہوئے بل ڈاچ کو جانتا ہوں۔ یہاں بھائی بلیئر اور راڈنے کاکس ہیں۔ وہاں تک دیکھنا دشوار ہے۔ اس وقت اس طرف کے لوگوں کو جنہیں میں جانتا بھی ہوں دیکھنا مشکل ہے۔

اب یہاں کتنے لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ میں ان کے لئے اجنبی ہوں۔ اپنے ہاتھ اوپر کریں۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ان کے متعلق کچھ نہیں جانتا، دونوں طرف کے لوگ ہاتھ بلند کریں۔ یہاں کتنے لوگ ہیں جن کو کوئی بیماری ہے جس سے میں واقف نہیں ہوں، وہ بھی اپنے ہاتھ بلند کریں۔ اب سرے سے، مطلق، اور مکمل طور پر آپ کے متعلق کچھ جاننا

میرے لئے ناممکن ہے۔اوراگر مجھے معلوم ہو جائے تو یہ پاک روح کا مکاشفہ ہوگا۔اگر میں نے آپ سے سب باتیں بیان کی ہیں،اور یسوع آج رات مردہ نہیں ہے۔وہ یہاں موجود ہے۔اوراس کا وعدہ ہے کہ وہ یہ کام کرے گا۔ملاکی 4 باب اورلوقا 17 باب کے مطابق اس نے وعدہ کررکھا ہے کہ آخری دنوں میں ایک ایساوقت آئے گا کہ وہ اپنے لوگوں کے درمیان انسانی بدن میں ظاہرہوگا اوریہی کام کرے گا، پوشیدہ باتیں ظاہرکرے گا اور مسیح کا وہی نشان دکھائے گا۔ بائبل کو پڑھنے والے کتنے لوگ جانتے ہیں کہ یہ سچائی ہے،وہ سب کہیں ''آمین'' [جماعت جواب میں کہتی ہے'' آمین''...ایڈیٹر] یعنی سب ہی بائبل پڑھتے ہیں۔

اب میں جانتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے یہ بات اجنبی ہےاسی لئے وہ ناصرت کے یسوع کونہیں جانتے۔وہ اپنی کلیسیا کے عقیدوں کو جانتے ہیں لیکن یسوع کونہیں جانتے۔لیکن وہ اسی طرح آیا جیسے بائبل نے بیان کیا تھا۔

اب میں جانتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے یہ بات اجنبی ہے اسی لئے وہ ناصرۃ کے یسوع کونہیں جانتے۔وہ اپنی کلیسیا کے عقیدوں کو جانتے ہیں لیکن یسوع کونہیں جانتے۔لیکن وہ اسی طرح آیا جیسے بائبل نے بیان کیا تھا۔وہ ماہرِعلم الٰہیات یا کاہن نہیں بلکہ بنی بن کرآیا اوراس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا۔

اب اگر خدا اپنے کلام کو پورا کرے اور وہ کسی ایسے آدمی پر نازل ہو جسے میں 170
جانتا ہوں تو میں کسی ایسے آدمی کولوں گا جسے میں نہ جانتا ہوں۔اور میں چاہتا ہوں کہ آپ دعا کریں۔

ایک دفعہ ایک عورت کو کوئی بیماری تھی۔ اس نے اپنا روپیہ ڈاکٹروں کے ہاں خرچ کیا لیکن وہ اسے کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔ اس نے اپنے دل میں کہا کہ ''اگر میں اس آدمی کی پوشاک کا کنارہ ہی چھولوں تو اچھی ہو جاؤں گی۔'' کیا آپ کو یہ کہانی یاد ہے؟ سب لوگوں نے اسے پیچھے رکھنے کی کوشش ان کی بیچ سے زبردستی گزرتی گئی حتیٰ کہ اس نے اس کی پوشاک کو چھولیا اور پھر پیچھے ہٹ گئی۔ اب غور سے سنئے۔ جب عورت اس کی پوشاک کو چھو کر ہٹ گئی تو یسوع نے پھر کر کہا ''مجھے کس نے چھوا؟'' اس پر پطرس رسول نے اسے ملامت کی۔ شاید اس نے کچھ اس طرح کہا ہو ''خداوند، ایسی بات نہ کر۔ لوگ خیال کریں گے کہ تجھے کوئی خرابی ہے۔ جب تو نے ان سے کہا تھا کہ میرا گوشت کھاؤ اور میرا خون پیو، تب سے وہ پہلے ہی سمجھے ہیں کہ تجھ میں کوئی خرابی ہے۔ اور تو کہتا ہے کہ مجھے کس نے چھوا حالانکہ ساری بھیڑ پر گر یا اس نے کہا ''ہاں مگر میں نے اس سے جانا کہ مجھ میں سے قوت ن نکلی''۔ کسی نے اسے اس سے مختلف طریقہ سے چھوا تھا۔ اب ہر کوئی جانتا ہے کہ قوت کا مطلب مضبوعی ہے ''میں ہو گیا ہوں مجھ سے قوت نکلی ہے'' اور اس نے سامعین کی طرف دیکھا اور آخر اسے وہ عورت نظر آ گئی جس نے اپنی خون بہنے کی بیماری کے متعلق بتایا۔ عورت نے اپنے آپ میں محسوس کیا تھا کہ اس کا خون بہنا موقوف ہو چکا تھا۔ کیا یہ درست بات ہے؟ اور یسوع نے اس سے کہا ''تیرے ایمان نے تجھے بچالیا''۔ یہاں پر یونانی لفظ ''سوزو'' ہے جس کے معنی ہی یہ ہیں کہ ''جسمانی یا روحانی نجات'' اور یہ بچایا جانا ہی ہے۔ یسوع آپ کا نجات دہندہ ہے۔

تب اگر یہ وہی تھا تو اس نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ موعودہ مسیح تھا جو لوگوں کے درمیان موجود

تھا، تو اس نے اپنی شناخت کے لئے وہی طریقہ اختیار کیا جس کا بائبل میں وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ اب بھی وہی طریقہ استعمال کرے گا۔ کیا اسے اسی طرح نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ کہیں گے ''کیا یہ بات بیماروں کو شفا دینے کے سے متعلق ہے''۔ جی ہاں۔ عبرانیوں کے خط میں، بائبل کا جو حصہ میں نے ابھی پڑھا ہے وہ کہتا ہے کہ ہم یسوع مسیح کو اپنی کمزوریوں کے احساس سے چھو سکتے ہیں۔ کتنے لوگ جانتے ہیں کہ یہ سچ ہے؟ یہ بات بائبل نے کہی ہے۔ وہ ہمارا سردار کاہن ہے جو اس وقت تھا تو وہ اب کس طرح سے کام کرے گا؟ وہ اسی طرح کرے گا جیسے اس نے تب کیا تھا، اگر وہ وہی سردار کاہن ہے۔ اب آپ مجھے چھو سکتے ہیں لیکن میں آپ کا سردار کاہن نہیں ہوں۔ آپ مجھے چھو سکتے ہیں لیکن یہ ایسے ہی ہو گا جیسے کوئی اپنے بھائی یا کسی بھی انسان کو چھو سکتا ہے لیکن اگر آپ ایمان کے ساتھ یسوع کو چھوئیں تو پھر دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے۔

177 اب اگر میں خدا کا خادم ہوں گا اور میں نے آپ کے آگے سچائی بیان کی ہو گی تو خدا اس سچائی کو ظاہر کرے گا۔ اور اس سے ثابت ہو جائے گا کہ یسوع مسیح زندہ ہے اور آج رات یہاں موجود ہے۔ کیا یہ درست ہے؟ اب یمان رکھیئے۔ اس وقت صرف اور صرف ایک طرف ہو جائیں۔ یمان رکھیئے۔ (میں یہاں مائیکروفون پر کھڑا رہنا ٹھیک سمجھتا ہوں کیونکہ وہ میری آواز سن نہ سکیں گے۔)

کوئی اوپر خدا کی طرف دھیان کر کے کہے ''اے خدا، یہ شخص مجھے نہین جانتا۔ یہ میرے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ میں اسکے لئے مطلق اجنبی ہوں۔لیکن خداوند، ایسا ہو کہ میرا ایمان تجھے چھوئے۔اور خداوند تو جانتا ہے کہ مجھے کیا مسئلہ درپیش ہے تو میرے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں، بالکل اسی طرح جیسے تو جانتا تھا کہ پطرس کون تھا، جیسے تو نتن ایل کو جانتا تھا، جیسے تو جانتا تھا کہ اس عورت کو جسکے خون جاری تھا، کیا بیماری تھی۔اور اس شخص نے مجھے بتایا ہے کہ تو کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔تب خداوند، ایسا ہو کہ میرا ایمان تجھے چھوئے''

اور اگر خداوند ایسا کرے اور یہاں اپنی حضوری کو قطعی طور پر ثابت کرے تو آپ میں سے کتنے لوگ اپنے پورے دل سے اس پر یمان لائیں گے۔اگر وہ ایسا کرے تو کم از کم ایک، دو یا تین اشخاص اس کے گواہ ہوں۔خدا آپکو برکت دے۔

179 خدا باپ، یہ کسی انسان کے اختیار سے بالکل باہر ہے۔اسے بالکل الٰہی عمل دخل ہونا چاہئے۔اس لئے میری دعا ہے کہ تو میری مدد فرما۔خداوند، میں خود کو تیرے سپرد کرتا ہوں ۔ اور جو کچھ تجھے مناسب معلوم دے سو میرے ساتھ کر۔

یسوع کے نام میں۔آمین۔

اب خوفردہ نہ ہوں بلکہ انکساری اور تعظیم کے ساتھ کہئے ''خداوند، میں تیری خدمت کروں گا۔اگر میں تیری پوشاک کو چھو سکوں تو تُو اس آدمی وسیلہ سے بولے تب یہ سب کچھ سچ ہو گا۔اس سے ثابت ہو جائے گا کہ جو کچھ اس نے بیان کیا ہے وہ سچائی ہے''۔کیا میں نے ٹھیک

کہا؟

آپ میں سے کتنوں نے اس نور کی تصویر کبھی دیکھی ہے؟ یہ ملک بھر میں ہر جگہ ہر ہے۔ سائنس نے اسے کھینچا اور اس کا معائنہ کیا۔ اب وہ ٹھیک یہاں موجود ہے۔ یہ وہی ہے جس نے ''شادی اور طلاق'' کے متعلق بتایا۔ وہی پہاڑ پر اترا اور ہر چیز حل گئی، وہی 1933ء میں دریا آیا تھا، وہ کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ وہ ہمیشہ یکساں ہے۔

182 یہاں ایک عورت موجود ہے اور اس نے محسوس کیا ہے کہ کچھ وقوع میں آیا ہے۔ وہ روشنی عین اس کے اوپر معلق ہے۔ وہ بالکل یہیں بیٹھی ہوئی ہے۔ اس نے سبز رنگ کا سوٹیر پہن رکھا ہے۔ میں، اس عورت کو نہیں جانتا۔ ہماری باہم واقفیت نہیں ہے۔ یہ سچ ہے۔ آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ خدا آپ کی تکلیف مجھ پر ظاہر کر سکتا ہے؟ اور اگر وہ ایسا کرے تو آپ کو علم ہے کہ یہ آسمانی قوت ہوگی اس لئے کہ میں آپ سے واقف نہیں ہوں۔ یہ بات خدا کی طرف سے ہی ہو سکتی ہے۔ اب یہ بات آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس کے متعلق کیا سوچتی ہیں۔ آپ کاہن کی حمایت کرتے ہوئے اسے شیطان کہہ سکتی ہیں، یا آپ ایماندار کا ساتھ دیتے ہوئے اسے خدا کہیں گی۔ جہاں کہیں آپ کا یمان ہوگا وہیں سے آپ کو صلہ ملے گا۔

اگر خدا آپ کی تکلیف مجھ پر ظاہر کر دے تو کیا آپ ایمان لائیں گی کہ خدا آپ کی تکلیف کا کفارہ ہے؟ مجھے علم نہیں کہ تکلیف کیا ہے لیکن میں اتنا جانتا ہوں اور آپ کو علم ہے کہ کچھ ہو رہا ہے۔ اب مجھے بیان کرنے دیجئے کہ آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں تب آپ کو ایک حقیقی گر

مجوشی ،مٹھاس اور اطمینان کا احساس ہوگا ۔ میں سیدھا اس کی طرف دیکھ رہا ہوں ۔ یہ وہی روشنی ہے ،ایک عنبریں روشنی عورت کے اوپر معلق ہے ۔خاتون کے پیٹ میں کوئی تکلیف ہے ۔ان کے پیٹ میں کوئی گلٹی ہے ۔وہ یہاں کی رہنے والی ہیں ۔کیا میں نے سچ کہا ؟ یقیناً ۔اب

آپ کو شفا مل گئی ہے ۔آپ کے ایمان نے آپ کو مکمل کر دیا ہے ۔

اب مجھے بتائیے کہ کون سی عورت نے اسے چھوا ہے ؟ میں اس عورت سے پچیس گز کے فاصلے پر ہوں ۔اس نے یسوع مسیح سردار کاہن کو چھوا ہے ۔کیا آپ اس پر یمان رکھتے ہیں ؟

186 میں ایک عورت کی طرف دیکھ رہا ہوں جس سے میری گفتگو ہو چکی ہے ۔میں سیدھا اسی کی طرف دیکھ رہا ہوں کیونکہ وہ پوری شدت سے ایک آدمی کے لئے دعا کر رہی ہے ۔اس نے مجھے بتایا تھا کہ ان کا ایک آدمی ....نہیں اس کا انہوں نے کبھی ذکر نہیں کیا ۔مگر اس کا نام مسز وا راپ ہے ۔وہ فونکس سے آئی ہے ۔ یہ مردوں میں سے زندہ کی گئی تھی ۔اس کا ڈاکٹر ایکسرے لے کر آیا اور دکھایا کہ اس کے دل میں کینسر تھا ۔ یہ دعائیہ قطار میں کھڑی فوت ہوگئی ۔مسز والڈراپ اس بات کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے ؟ اب سے اٹھارہ سال پہلے ،اور آج رات وہ ایک زندہ گواہ کے طور پر یہاں بیٹھی ہیں ۔اس کا ڈاکٹر عبادت میں آیا اور ایکسرے دکھا کر کہنے لگا " یہ عورت کیسے زندہ رہ سکتی ہے ؟ لیکن وہ زندہ سلامت موجود ہے اور اس میں بیماری کی کوئی علامت نہیں ۔ وہ کسی آدمی کو لائی ہے اور اس کے لئے دعا کر رہی ہے وہ ذیابیطس کے باعث مر رہا ہے ۔یہ میں نے اب جانا ہے ۔لیکن آپ چونکہ دعا کر رہی

ہیں ......مسنر والڈراپ ،آپ کوعلم ہے کہ میں اس آدمی کونہیں جانتا۔وہ میسوری کا رہنے والا ہےاوراس کا نام مسٹرکوپر ہے۔ یہ سچ ہے۔کیااب آپ ایمان لاتے ہیں؟ جناب آپ کو واپس جاسکتے ہیں اور شفایاب ہو سکتے ہیں ۔اس کا انحصار آپ پر ہے کہ اگر آپ یمان رکھیں

۔

189 یہاں ایک اور عورت ہے جو دمہ کی پ کا شکار ہے۔وہ یہاں کی رہنے والی نہیں ہے۔وہ یہاں سے بالکل باہر بھیڑ کے درمیان بیٹھی ہے۔وہ یہاں کی رہنے والی نہیں ہے۔وہ جارجیا سے آئی ہے۔مس مک کینی کیا ایک آپ پورے دل سے ایمان لاتی ہیں اور اعتقاد رکھتی ہیں کہ خدا آپ کو صحت دے گا؟ اگر آپ میرے لئے اجنبی ہیں تو اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائیں اور یہ سچ ہے کہ ایسا ہی ہے۔یسوع مسیح نے آپ کو شفا دے دی ہے ۔کیا آپ ایمان رکھتی ہیں؟ میری پشت کی طرف ایک آدمی بیٹھا ہے۔ وہ خدا کی طرف رجوع کئے ہوئے ہے۔وہ کیا چاہتا ہے۔اس کا اایک بچہ ہے جسے دل کی تکلیف ہے ڈاکٹر کے مطابق اس بچے کی دل کی دھڑکن بے ترتیب ہے۔اس آدمی کا نام مسٹر کاکس ہے۔مسٹر کاکس کھڑے ہو جایئے۔خدا نے سارہ کو بتا دیا تھا کہ وہ بیٹھی یک سوچ رہی تھی۔اس کے ساتھ والے راستے کے تھوڑا آگے ایک آدمی موجود ہے جو یہاں کا رہنے والا نہیں بلکہ نیو میکسیکو سے آیا ہے۔میں نے اپنی زندگی میں اسے کبھی نہیں دیکھا۔میں اس عین اس کو دیکھ رہا ہوں ۔وہ نیو میکسیکو کا رہنے والا ہے۔اس شخص کی ایک بیٹی ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے ۔لڑکی کی منہ میں کوئی خرابی ہے۔اس کے منہ کے تالوُ میں کوئی خرابی ہے۔آدمی کا نام مسٹر

ویسٹ ہے۔جناب کیا آپ کھڑے ہوں گے۔میں اس شخص کے لئے بالکل اجنبی ہوں لیکن خداوند خدا اس کی بچی کو شفا دے گا۔کیا آپ اپنے پورے دل سے ایمان لاتے ہیں؟

192 اب آپ میں سے کتنے لوگ پورے دل سے ایمان لاتے ہیں؟ کیا یسوع مسیح کل،اور آج اور ابد تک یکساں نہیں ہے۔کیا آپ اسے اپنا نجات دہندہ تسلیم کرتے ہیں ۔اپنے ہاتھ بلند کریں۔کیا آپ اسے اپنا شافی تسلیم کرتے ہیں۔

یہاں ایک اور شخص چارپائی پر پڑا ہے۔اسے فالج یا کوئی اور مرض ہے۔کیا آپ اس مائک کے ذر میری آواز سن رہی ہیں؟ میں آپ کو نہیں جانتا۔آپ ایک عورت ہیں جو لیٹی ہوئی ہیں۔اگر میں آپ کو شفا دے سکتا تو ضرور ایسا کرتا لیکن میں آپ کو شفا نہیں دے سکتا۔یہاں ایک آدمی خوشی منا رہا ہے کیونکہ اس کے بچے نے شفا پائی۔میں آپ کو نہیں جانتا۔آپ ایک عورت ہیں، میں آدمی ہوں۔ہم نے زندگی میں پہلی بار آپ کو دیکھا ہے۔آپ پہلی بار یہاں آئی ہیں اور وہی آپ کو لایا ہے۔آپ بہت دُور سے آئی ہیں۔آپ کے اوپر موت کا سایہ ہے۔آپ کو کینسر ہے، فالج نہیں بلکہ کینسر ہے۔ڈاکٹر اب آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتے ۔یہ سچ ہے۔آپ کو اپنی موت کا یقین ہو چکا ہے کیونکہ ڈاکٹر آپ کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔

ایک دفعہ سامریہ کے پھاٹک پر دو کوڑھی بیٹھے تھے۔ان کوڑھوں نے کہا'' ہم یہاں کیوں بیٹھے ہیں اور ہلاک ہوں۔اس لئے کہ سب لوگ مرنا شروع ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے

کے بچوں کو کھا رہے ہیں۔ اگر ہم دشمن ارامیوں کے خیموں میں چلے جائیں، اور وہ ہمیں مار ڈالیں تو ویسے بھی ہمیں مرنا ہی ہے۔ اور اگر وہ ہمیں چھوڑ دیں تو ہم زندہ رہیں گے"۔ انہوں نے وہ موقع حاصل کیا۔ اور اس ایمان کے باعث نہ صرف وہ خود بچ گئے باقی سب لوگ بھی بچ گئے۔

اب آپ مرنے والی ہیں۔ آپ زندہ نہیں رہ سکتیں۔ لیکن آپ کو دشمن کے خیموں میں جانے کے لئے نہیں کہا گیا بلکہ آپ کو باپ کے گھر میں دعوت دی جا رہی ہے۔

196 آپ کینسر کے باعث مر رہی ہیں۔ آپ خدا سے باہر رہ کر زندہ نہیں رہ سکتیں۔ آپ اس شہر یا اس علاقہ کی نہیں ہیں۔ آپ بہت دُور سے آئی ہیں۔ آپ ملوا کی سے آئی ہیں۔ یہ سچ ہے۔ یہ درست بات ہے۔ میں جان گیا ہوں کہ یہی شہر ہے۔ ٹھیک۔ کیا ایمان لاتی ہیں؟ کیا آپ خدا کو اپنا شافی تسلیم کرتی ہیں؟ اگر آپ ایسا کریں گی تو پھر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کتنی کمزور ہیں اور بستر سے اٹھ نہیں سکتیں، اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو ایمان ہے کہ میں یسوع مسیح کے نام میں اٹھ کھڑا ہوتا، اپنی چارپائی اٹھا کر اپنے گھر چلا جاتا اور خدا کے جلال کے لئے زندہ رہتا۔ کیا آپ مجھے مرد خدا سمجھتے ہوئے میری بات مانیں گی ،بس پھر اٹھ کر اپنے گھر چلی جائیں اور شفا پائیں۔ ڈریں نہیں، اپنی چارپائی سے اٹھ جائیں ۔خدا آپ کو تندرست کرے گا۔ سمجھے؟

کوئی اس کا ہاتھ پکڑے تا کہ اسے کچھ قوت ملے۔ کیا آپ خدا پر ایمان رکھتی ہیں؟ اسے تھوڑا سا سہارا دیں وہ بالکل ٹھیک ہو جائیگی۔ بہن ایسا ہی ہوگا۔ وہ خداوند یسوع کے نام میں

کھڑی ہوگئی ہے ۔آیئے کھڑے ہو کر خدا کی تعریف کریں ۔وہ کل ،اور آج بلکہ ابدتک
یکساں ہے..........؟...........خداوند یسوع مسیح آپکو برکت دے..........؟..........

☆☆☆☆☆☆☆